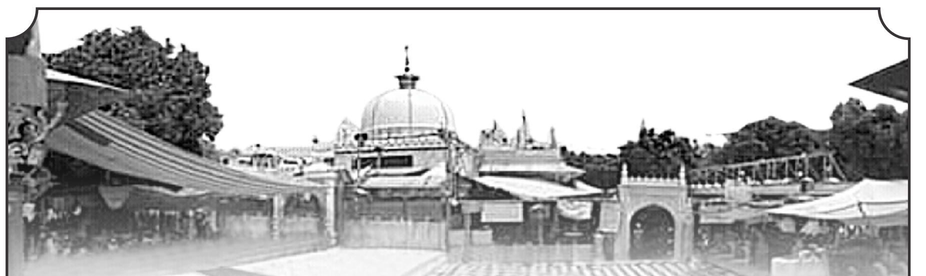


تذکرہ خواجہ غریب نواز علیہ الرحمہ

آپ کی ولادت باسعادت ۵۳۷ھ بمطابق ۱۱۴۲ء سجستان یا سیستان موجودہ ایران کے علاقہ "سنجر" میں ہوئی۔آپ کا اسم گرامی حسن ہے، آپ نجیب الطرفین سید ہیں۔

جب سرکار غریب نواز رضی اللہ عنہ پندرہ سال کی عمر کو پہنچے تو والد محترم کا وصال پرملال ہوگیا، وراثت میں ایک باغ اور ایک پَن چکی ملی آپ نے اسی کو ذریعہ معاش بنالیا اور خود ہی باغ کی نگہبانی کرتے اور درختوں کی آبیاری فرماتے، سیدنا خواجہ معین الدین حسن چشتی اجمیری رضی اللہ عنہ کا معمول تھا کہ ساری رات عبادت الٰہی میں مصروف رہتے حتیٰ کہ عشاء کے وضو سے نماز فجر ادا کرتے اور تلاوت قرآن پاک سے اس قدر شغف تھا کہ دن میں دو کلام پاک ختم فرمالیتے، دوران سفر بھی قرآن پاک کی تلاوت جاری رہتی۔

سرکار غریب نواز اپنے پڑوسیوں کا بہت خیال رکھا کرتے، ان کی خبر گیری فرماتے اگر کسی پڑوسی کا انتقال ہو جاتا تو اس کے جنازہ کے ساتھ ضرور تشریف لے جاتے اس کی تدفین کے بعد جب لوگ واپس ہو جاتے تو آپ تنہا اس کی قبر کے پاس تشریف فرما ہو کر اس کے حق میں مغفرت و نجات کی دعا فرماتے نیز اس کے اہل خانہ کو صبر کی تلقین کرتے اور انہیں تسلی دیا کرتے آپ کے حلم و بُردباری جود و سخاوت اور دیگر اخلاق عالیہ سے متاثر ہو کر لوگ عمدہ اخلاق کے حامل اور پاکیزہ صفات کے پیکر ہوئے اور دہلی سے اجمیر تک کے سفر کے دوران تقریباً نوّے لاکھ افراد مشرف بہ اسلام ہوئے۔

وصال خواجہ غریب نواز ۶/رجب المرجب ۶۳۳ھ بمطابق ۱۶/مارچ ۱۲۳۶ء بروز پیر فجر کے وقت ہوا اور آپ کی نورانی پیشانی پر یہ عبارت نقش تھی۔: "حَبِیْبُ اللہِ مَاتَ فِیْ حُبِّ اللہِ" یعنی اللہ تعالیٰ کا محبوب اللہ کی محبت میں وصال فرمایا اسی مناسبت سے ۶/رجب المرجب کو عاشقان خواجہ پوری دنیا میں چھٹی شریف کا فاتحہ دلاتے ہیں اور فاتحہ کر کے خود کھاتے اور مخلوق خدا کو کھلاتے ہیں اللہ پاک سرکار خواجہ غریب نواز معین الدین چشتی اجمیری رضی اللہ عنہ کی عظمت و رفعت اور بزرگی کی برکت سے ہم سب کو دارین کی خوشیاں نصیب فرمائے اور ہمیشہ ہمیش کیلیے ہمارا رب ہم سے راضی ہو جائے۔



شبِ معراج کے فضائل ومسائل اورنوافل

۲۷/رجب المرجب کو حضور نبی کریم ﷺ کو معراج نصیب ہوئی۔جمہور علمائے ملت کا صحیح مذہب یہی ہے کہ معراج بحالت بیداری جسم و روح کے ساتھ صرف ایک بار ہوئی، جمہور صحابہ و تابعین اور فقہا محدثین اور صوفیا کرام کا یہی مذہب ہے۔حضور ﷺ کا عظیم معجزہ معراج شریف کی وجہ سے رجب المرجب کی ستائیسویں شب کو خاص فضیلت حاصل ہے۔لہذا اس رات میں ذکر و اذکار دعا اور نمازوں اور روزوں کا اہتمام فرمائیں۔

۱۲/رکعت (دو دو کر کے)۔ترکیب: ہر رکعت میں الحمد کے بعد پانچ بار قل ھو اللہ، بارہ رکعت پڑھنے کے بعد ۱۰۰/بار کلمہ تمجید ۱۰۰/بار استغفار، ۱۰۰/بار درود شریف: فضیلت جو دعا کرے انشاء اللہ تعالیٰ قبول ہوگی۔

۶/رکعت (دو دو کر کے) ترکیب: ہر رکعت میں الحمد کے بعد ۷ بار قل ھو اللہ پڑھے ۶/رکعت پڑھنے کے بعد ۵۰/بار درود شریف پڑھے، فضیلت: تمام دینی و دنیاوی حاجات پوری ہوں گی اور ۷۰/ہزار گناہ معاف ہوں گے۔

۲/رکعت ترکیب: ہر رکعت میں الحمد کے بعد ۲۷ بار قل ھو اللہ، اور قعدہ میں التحیات کے بعد ۲۷/بار درود ابراھیم پڑھے سلام کے بعد اس کا ہدیہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں گذارنے کی سعادت حاصل کرے۔

۲/رکعت ترکیب: پہلی رکعت میں الحمد کے بعد سورہ الم نشرح دوسری رکعت میں سورہ الحمد کے بعد لایلف پڑھے۔فضیلت: یہ نماز پڑھنے سے اولیاء کے ساتھ نماز پڑھنے کا ثواب ملتا ہے۔

۱۰/رکعت (دو دو کر کے)۔ترکیب: ہر رکعت میں الحمد کے بعد ۳/بار سورہ کافرون ۳/بار قل ھو اللہ پڑھے۔ ۱۰/رکعت کے بعد ایک بار کلمہ توحید پڑھے پھر یہ دعا پڑھے، اللھم صل علی سیدنا محمد و علیٰ الہ الطاھرین ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم

فضیلت: اللہ تعالیٰ ہر رکعت کے بدلے ایک ہزار رکعت کا ثواب عطا کرے گا۔

غسل کے فضائل:

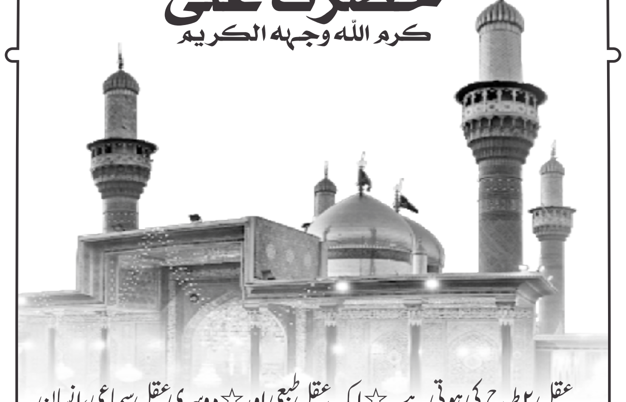
حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا جو کوئی رجب کی پہلی، پندرہویں اور ستائیسویں کو غسل کرے گا تو وہ گناہوں سے ایسا پاک ہو جاتا ہے جیسے ابھی پیدا ہوا ہو

روزہ کی فضیلت:

جو کوئی ۲۷/رجب کو روزہ رکھے اسکو جنت کی ایک نہر سے پانی پلایا جائے گا جو شہد سے زیادہ میٹھا، برف سے زیاہ ٹھنڈا اور دودھ سے زیادہ سفید ہوگا اور اللہ تعالیٰ اس کو دوزخ کی آگ سے بچالے گا اور جنت سے سرفراز کرے گا

اقوال حضرت علی

کرم اللہ وجہہ الکریم



عقل ۲ طرح کی ہوتی ہے۔☆ ایک عقل طبعی اور ☆ دوسری عقل سماعی، انسان عقل سماعی سے کوئی فائدہ حاصل نہیں کر پاتا اگر اُس کے پاس عقل طبعی نہ ہو، یہ بلکل ایسے ہے جیسے اگر آنکھ کی بینائی نہ ہو تو سُورج کی روشنی بیکار ہے۔

جناب علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا:۔جب تک کوئی بات تیرے مُنہ میں بند ہے تب تک تُم اُس کے مالک ہو اور جب تُم اُسے زبان سے ادا کر کے مُنہ سے نکال دیتے ہو تب وہ تمہارا مالک بن جاتی ہے۔

مولا علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے فرمایا:۔جب کوئی آدمی کسی دوسرے آدمی کے عیب کی تلاش میں رہتا ہے تو ایک وقت آتا ہے کہ اُسے اُس کا کوئی نہ کوئی عیب مل ہی جاتا ہے۔شیر خُدا کا فرمان ہے، جو شخص جان بوجھ کر گمراہی کا راستہ اختیار کرے اُسے کوئی راہ راست پر نہیں لا سکتا۔

حیدر کرار نے فرمایا:۔کبھی اچانک تمام کام درست ہو جاتے ہیں اور کبھی طلبگار ناکام رہتا ہے اور میں نے اللہ کو اپنے ارادوں میں ناکامی سے پہچانا۔

خیبر شکن مولا علی کا فرمان ہے:۔جب کسی شخص کا علم اُس کی عقل سے زیادہ ہو جاتا ہے تو وہ علم اُس کے لیے وبال جان بن جاتا ہے۔

علم کے شہر کے دروازے سے اعلان ہُوا: صدق یقین کے ساتھ سوئے رہنا اُس نماز سے کہیں بہتر ہے جس کے پڑھنے میں یقین شامل نہ ہو۔

امام علی کا فرمان ہے:۔جب عقل کامل ہو جائے تو کلام کم ہو جاتا ہے اور آدمی اکثر صیح بات کرتا ہے۔

ایک شخص نے جناب علی کرم اللہ وجہہ سے سوال کیا: انسان مختار ہے یا مجبور، آپ نے جواب دیا اپنی ایک ٹانگ اُٹھاو اُس شخص نے اپنی ٹانگ اُٹھائی تب آپ نے کہا اب دوسری بھی اُٹھاو، وہ بولا میں اس سے مجبور ہُوں تو آپ نے فرمایا یہی مثال مختار اور مجبور کی ہے۔



عقیقہ کے شرعی مسائل واحکام

عقیقہ کے لغوی معنی کاٹنے کے ہیں۔شرعی اصطلاح میں نومولود بچہ یا بچی کی جانب سے اسکی پیدائش کے ساتویں دن جو خون بہایا جاتا ہے۔اُسے عقیقہ کہتے ہیں۔عقیقہ کرنا سنت ہے، رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام رضوان اللہ تعالی اجمعین سے صحیح اور متواتر احادیث سے ثابت ہے۔کیا بچہ اور بچی کے عقیقہ میں کوئی فرق ہے؟ بچہ اور بچی دونوں کا عقیقہ کرنا سنت ہے، البتہ احادیث کی روشنی میں صرف ایک فرق ہے، وہ یہ ہے کہ بچہ کے عقیقہ کے لئے دو اور بچی کے عقیقہ کے لئے ایک بکرا بکری ضروری ہے۔

لیکن اگر کسی شخص کے پاس بچہ کے عقیقہ کے لئے دو بکرے ذبح کرنے کی استطاعت نہیں ہے تو وہ ایک بکرا سے بھی عقیقہ کرسکتا ہے۔

جیسا کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت ابو داود میں موجود ہے۔بچہ اور بچی کے عقیقہ میں فرق کیوں رکھا گیا؟ اسلام نے عورتوں کو معاشرہ میں ایک ایسا اہم اور باوقار مقام دیا ہے، جو کسی بھی سماوی یا خود ساختہ مذہب میں نہیں ملتا، لیکن پھر بھی قرآن کی آیا تو احادیث شریفہ کی روشنی میں یہ بات بڑے وثوق کے ساتھ کہی جا سکتی ہے کہ اللہ تعالی نے اس دنیا کے نظام کو چلانے کے لئے مردوں کو عورتوں پر کسی درجہ میں فوقیت دی ہے، جیسا کہ دنیا کے وجود سے لیکر آج تک ہر قوم میں اور ہر جگہ دیکھنے کو ملتا ہے۔

مثلاً حمل و ولادت کی تمام تر تکلیفیں اور مصیبتیں صرف عورت ہی جھیلتی ہے۔لہذا شریعت اسلامیہ نے بچہ کے عقیقہ کے لئے دو اور بچی کے عقیقہ کے لئے ایک خون بہانے کا جو حکم دیا ہے، اس کی حقیقت خالق کائنات ہی بہتر جانتا ہے کیا بالغ مرد و عورت کا بھی عقیقہ کیا جاسکتا ہے؟ جس شخص کا عقیقہ بچپن میں نہیں کیا گیا، جیسا کہ عموماً ہندوستان میں عقیقہ چھوڑ کر چھٹی وغیرہ کرنے کا زیادہ اہتمام کیا جاتا ہے، جو کہ غلط ہے۔لیکن اب بڑی عمر میں اس کا شعور ہو رہا ہے، تو وہ یقیناً اپنا عقیقہ کرسکتا ہے، کیونکہ بعض روایات سے پتہ چلتا ہے کہ آپ نے اعلان نبوت کے بعد اپنا عقیقہ کیا۔

نیز احادیث میں کسی بھی جگہ عقیقہ کرنے کے آخری وقت کا ذکر نہیں کیا گیا ہے۔یہ بات ذہن میں رکھیں کہ بڑی بچی کے سر کے بال منڈوانا جائز نہیں ہے۔ایسی صورت میں بال نہ کٹوائیں، کیونکہ بال کٹوائے بغیر بھی عقیقہ کی سنت ادا ہو جائے گی۔عقیقہ سے مراد بکری وغیرہ کو بچے کی پیدائش پر ذبح کرنا ہے، عقیقہ کرنا سنت ہے، کوئی کرے تو ثواب ہوگا نہ کرے تو گناہ نہیں ہے۔

نوٹ: عقیقہ کا گوشت کا حکم قربانی کے گوشت کیطرح ہے رشتہ ار، ماں باپ، دادا، دادی، نانا، نانی سب کھا سکتے ہیں یہ جو اعوام میں مشہور ہے کہ ماں باپ اور جس کے نام کا عقیقہ ہو وہ نہیں کھا سکتے یہ غلط رسم ہے۔



سرکار کلاں سیدنا مختار اشرف علیہ الرحمہ

مخدوم المشائخ حضرت مفتی سید محمد مختار اشرفی اشرفی جیلانی کچھوچھوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تعلیمی زندگی کا اکثر حصہ صدر الافاضل علامہ سید نعیم الدین اشرفی مرادآبادی اور علامہ مفتی احمد یار خان نعیمی اشرفی علیہما الرحمہ کی خدمت میں گزرا اور آپ نے ان دونوں بزرگ اساتذہ کے زیر سایہ رہ کر تعلیمی مراحل مکمل کئے۔

آپ صدر الافاضل سے بے پناہ عقیدت و محبت رکھتے تھے۔حضرت صدر الافاضل بھی آپ کو مخدوم زادہ کی حیثیت سے مانتے تھے. ایام عرس مخدومی کے سارے کام آپ کے دست و بازو رہتے، لنگر کا سارا انتظام حضرت صدر الافاضل سنبھالتے. اب تو ادب اور تعظیم کا فقدان کا دور آچکا ہے جبکہ بزرگوں کے ساتھ محبت و عقیدت حتیٰ کہ بزرگوں سے منسوب اشیاء کی تعظیم ہمارے علمائے کرام کا وطیرہ رہا۔

حضرت مولانا محمد شہاب الدین صاحب اشرفی والد ماجد مفتی آل مصطفی مصباحی نے اپنی آنکھوں سے دیکھنے والے علماء سے سنا ہے کہ دیار مخدوم میں حضرت صدر الافاضل ننگے پیر رہتے، کبھی چپل یا جوتے نہیں پہنتے، ایک بار عرس کے موقع پر بارش کی وجہ سے راستہ اور خانقاہ کا صحن کیچڑ سے آلودہ ہوگیا، آنے جانے میں پیر میں کیچڑ لگ جاتی، حضور صدر الافاضل ننگے پیر ہی چلتے کیچڑ کی پرواہ نہیں کرتے۔حضرت کے شاگرد مولانا احسان الحق صاحب بہرائچی نے عرض کی حضور! اجازت دیں تو آپ لیے برساتی جوتا خرید لاؤں یہ سن کر حضرت چونک اٹھے اور فرمایا "نعیم الدین کی مجال نہیں کہ دیار مخدوم میں جوتا پہن کر چلے۔

حضور مجاہد ملت علیہ الرحمہ کو عرس مخدومی کے موقع پر بارہا دیکھا، شرف ملاقات حاصل کی۔جب سرکار کلاں موئے مبارک شریف کی زیارت کراتے تو علما و عوام کی بھیڑ اکٹھی ہو جاتی، حضور مجاہد ملت علیہ الرحمہ اپنے ضعف و نقاہت کے باوجود ننگے پیر مجمع کے اندر گھس کر موئے مبارک شریف اور دیگر تبرکات کی زیارت کرتے۔حضور سرکار کلاں بار بار فرماتے حضور آپ گھیرے کے اندر تشریف لا کر زیارت فرمائے مگر وہ ہمیشہ مجمع کے ساتھ بھیڑ میں ہی زیارت کرتے۔ضعف و نقاہت کے باعث کبھی کبھی گھٹنوں لگ جاتا مگر اس کی پرواہ نہیں کرتے۔،، اللہ اکبر اکابر اہلسنت رضی اللہ عنہم حضرت مخدوم کچھوچھہ سے کیسی والہانہ محبت و عقیدت فرماتے تھے اللہ پاک مشائخ اہلسنت کے فیضان سے ہم سب کو مالا مال فرمائے۔

شعبان المعظم کے فضائل ومسائل

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے" رَجَبُ شَهرُ اللّٰه وشَعبانُ شَهرِی و رمضانُ شهر امتی " ترجمہ: رجب اللہ پاک کا مہینہ ہے، اور شعبان میرا مہینہ ہے اور رمضان میری امت کا مہینہ ہے، جس کے تعلق سے مصطفیٰ جان رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ شعبان میرا مہینہ ہے، شعبان کی پندرہ تاریخ کو شب برات کہتے ہیں جس کی بڑی فضیلتیں اور عظمتیں ہیں. شب برات کو کی جانے والی دعائیں رد نہیں ہوتیں ہیں، حدیث پاک میں فرمان مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم ہے: پانچ راتیں ایسی ہیں جس میں دعا رد نہیں کی جاتی. (۱) رجب کی پہلی رات (۲) پندرہ شعبان (۳) جمعرات اور جمعہ کی درمیانی رات (۴) عید الفطر کی رات (۵) عید الاضحیٰ کی رات، جو بھی پندرہ شعبان کو شب بیداری کر کے عبادت الٰہی میں رات گزارے یقیناً وہ شخص قسمت کا دھنی ہے۔

شب برات کی ایک بڑی فضیلت یہ بھی ہے کہ اس رات خداوند قدوس بے شمار بندوں کو بخش دیتا ہے، احادیث کریمہ ملاحظہ فرمائیں، حدیث: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک رات میں نے نبی کریم اشرف الاولین والآخرین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو اپنے پاس نہ پایا تو میں آپ کی تلاش میں نکلی، میں نے دیکھا کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم جنت البقیع میں تشریف فرما ہیں، آپ نے فرمایا کیا تمہیں یہ اندیشہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمہارے ساتھ ناانصافی کریں گے میں نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم مجھے یہ خیال ہوا کہ شاید آپ کسی دوسری اہلیہ کے پاس تشریف لے گئے ہیں آقائے دوجہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا بیشک اللہ تعالیٰ شعبان کی پندرہویں شب آسمانی دنیا پر (اپنی شان کے مطابق) جلوہ گر ہوتا ہے اور قبیلہ بنو کلب کی بکریوں کے بالوں سے زیادہ لوگوں کی مغفرت فرماتا ہے. (ترمذی شریف)۔

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم اشرف الاولین والآخرین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا ارشاد ہے کہ اللہ تعالیٰ شعبان کی پندرہویں شب میں اپنے رحم وکرم سے تمام مخلوق کو بخش دیتا ہے سوائے مشرک اور کینہ رکھنے والے کے۔ (مشکوۃ شریف)۔ امام بیہقی نے شعب الایمان میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی ایک طویل روایت بیان کی ہے جس میں مغفرت سے محروم رہنے والوں میں ان لوگوں کا بھی ذکر ہے، رشتے ناتے توڑنے والا، بطور تکبر ازار ٹخنے سے نیچے رکھنے والا، ماں باپ کا نافرمان، شراب نوشی کرنے والے. (شعب الایمان ج ۳ ص ۳۸۴)۔ پس ایسے لوگوں کو چاہیے کہ بالخصوص ایسی مبارک راتوں میں اس طرح توبہ کریں کہ جس کا اثر توبہ کرنے کے اعمال میں ظاہر ہو اور اس کی زندگی گناہوں سے پاک اور اور عبادتوں سے معمور ہو جائے اور آئندہ ایسے گناہوں اور نافرمانیوں سے بچنے کا بالکل عزم مصمم کر لے۔ اللہ پاک ہمیں شریعت وسنت کا پابند بنائے۔

رمضان المبارک کے فضائل ومسائل

روزہ کی نیت نَوَیْتُ اَنْ اَصُوْمَ غَداً لِلّٰہِ تَعَالٰی مِنْ فَرْضِ رَمَضَانَ هٰذَا

اِفطار کی دُعا اَللّٰهُمَّ لَكَ صُمْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَعَلٰى رِزْقِكَ اَفْطَرْتُ

روزہ

رسول اکرم ﷺ نے شعبان کے آخری دن میں ایک وعظ فرمایا، اے لوگو! تمہارے پاس عظمت وبرکت والا مہینہ آیا جس میں ایک رات ہزار مہینوں سے بہتر ہے اس ماہ کے روزے اللہ تعالیٰ نے فرض کئے اور اس کی رات میں قیام یعنی نماز پڑھنا اور جو اس میں نفل ادا کرے تو ایسا ہے جیسے کسی دوسرے مہینہ میں فرض ادا کیا، اور اس میں جس نے فرض ادا کیا تو گویا ایسا ہے جیسا اور دنوں میں ستر فرض ادا کئے، یہ صبر کا مہینہ ہے اور صبر کا ثواب جنت ہے اور یہ مواساۃ کا مہینہ ہے اور اس میں مومن کا رزق بڑھا دیا جاتا ہے اور جو اس میں کسی روزہ دار کو افطار کرائے۔

تو اس کے گناہوں کے لئے مغفرت ہے اس کی گردن آگ سے آزاد کر دی جائے گی اور افطار کرانے والوں کو ایسا ثواب ہے جیسا کہ روزہ دار کو بغیر اس کے ثواب میں کمی کئے۔ مفہوم حدیث۔

سحری

صبح صادق ظاہر ہونے سے پہلے سحری سے فارغ ہو جائیں، کچھ لوگ لاعلمی کی وجہ سے نماز فجر کی آذان تک سحری کھاتے ہیں یا پانی پیتے ہیں یہ بات ذہن نشیں رہے کہ صبح صادق واضح ہو جانے کے بعد فجر کی آذان ہوتی ہے، لہٰذا صبح صادق نمودار ہونے سے پہلے ہی کھانا پینا بند کر دیں اگر آذان فجر تک کھانا پینا کیا تو روزہ نہیں ہوگا۔ اس لئے اس کا خاص خیال رکھیں۔

اعتکاف

رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں محلہ کی مسجد میں اعتکاف کرنا سنت کفایہ ہے یعنی محلہ کا کوئی شخص معتکف نہ ہو تو سب گنہ گار ہوں گے، ایک شخص کا اعتکاف سب کیلئے کافی ہے، رمضان کی ۲۰/ویں تاریخ کو غروب آفتاب سے قبل سے لیکر عید کا چاند نکلنے تک مسجد میں رہیں بلا عذر شرعی مسجد سے نکلے گا تو اعتکاف ٹوٹ جائے گا۔

زکوٰۃ

حضور سید عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا اپنے مالوں کو مضبوط قلعوں میں محفوظ کرلو زکوٰۃ ادا کر کے۔ دوسری جگہ ارشافرمایا: ۔ زکوٰۃ کا مال جس مال میں ملا ہوگا اسے تباہ وبرباد کر دے گا۔ ذکواۃ شریعت میں اسے کہتے ہیں کہ مال کے ایک حصہ کا جو شرع نے مقرر کیا ہے مسلمان فقیر یا جو اس کے مصارف ہیں اس کا مالک بنا دینا، جو شخص ساڑھے باون تولہ چاندی یا ساڑھے سات تولہ سونا یا کسی ایسی چیز کا ملک ہو جس کی قیمت اس کی مقدار تک پہونچتی ہو تو اس میں چالیسواں حصہ کے اعتبار سے اس پر زکوٰۃ فرض ہے جس کی ادائیگی سال گذرنے کے بعد فرض ہے۔ مسئلہ زکوٰۃ فرض ہے جس کی قرآن وحدیث میں بڑی تاکید آئی ہے، اگر کوئی زکوٰۃ کا انکار کرے وہ کافر ہے۔

شب قدر

یقیناً ہم نے اسے شب قدر میں نازل فرمایا۔ تو کیا سمجھا کہ شب قدر کیا ہے؟ شب قدر ایک ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ اس (میں ہر کام) کے سرانجام دینے کو اپنے رب کے حکم سے فرشتے اور روح (جبرائیل) اترتے ہیں۔ یہ رات سراسر سلامتی کی ہوتی ہے اور فجر کے طلوع ہونے تک (رہتی ہے) (قرآن حکیم) ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا: رحمۃ اللعالمین نبی کریم ﷺ نے شب قدر کو آخری عشرہ کی پانچ طاق راتوں میں تلاش کرو (حدیث پاک)۔

صدقۂ فطر

ہر مالک نصاب مسلمان اپنی اور اپنی اولاد کی طرف سے دو کیلو پینتالیس گرام گیہوں ادا کرے اس میں قیمت ادا کرنا افضل ہے۔! صدقۂ فطر اور زکوٰۃ کے مستحق یتیم، بیوہ گان، فقرا، مساکین اور دینی مدارس کے طلبہ ہیں صدقۂ فطر، زکوٰۃ، عشر، چرم قربانی وغیرہ سے دینی مدارس کی امداد دین اسلام کی اشاعت واعانت ہے۔ مسئلہ: صدقۂ فطر نماز عید سے قبل ادا کرنا افضل ہے اور اگر مسلمان رمضان ہی میں ادا کریں تو بہتر ہے۔

ترکیب نماز عید الفطر

نیت کر کے ہاتھ باندھ کر ثنا پڑھیں پھر تین مرتبہ تکبیر کہیں اور کانوں تک ہاتھ اٹھا کر چھوڑ دیں اور تیسری تکبیر کے بعد ہاتھ باندھ لیں، امام قرأت کرے اور مقتدی سنیں، دوسری رکعت میں قرأت ختم کر کے پھر تین تکبیریں کہے اور ہر تکبیر میں کانوں تک ہاتھ اٹھا کر چھوڑ دیں، چوتھی تکبیر کہتے ہوئے رکوع میں چلے جائیں باقی اعمال دیگر نمازوں کی طرح ادا کریں، بعد نماز خطبہ سنیں اور مصافحہ ومعانقہ کریں کہ سنت ہے۔

شوال کے چھ روزے کی فضیلت

حضرت سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں" جس نے رمضان کے روزے رکھے پھر چھ دن شوال میں رکھے تو گناہوں سے ایسے نکل گیا جیسے آج ہی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہے۔ " (بحوالہ مجمع الزوائد ص / ۲۵ حدیث ۵۱۰۲) حدیث: حضرت سیدنا ثوبان رضی تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضورا کرم ﷺ نے فرمایا: ۔ جس نے عید الفطر کے بعد (شوال میں) چھ روزے رکھ لئے تو اس نے پورے سال کے روزے رکھے کہ جو ایک نیکی لائے گا اسے دس ملیں گی۔

اللہ تبارک تعالیٰ کا کتنا فضل وکرم ہے کہ اس نے اپنے حبیب مکرم ﷺ کے صدقے میں زندگی بھر اور سال بھر کے روزوں کا ثواب حاصل کرنا کتنا آسان فرما دیا۔ ہر ایک مسلمان عاشقان رسول کو یہ سعادت حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے، ایک سال کے روزوں کے ثواب کی حکمت یہ تو قرآن پاک سے ثابت ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہم کمزور بندوں کے لئے محض اپنے فضل سے ایک نیکی کا ثواب دس گناہ رکھا ہے. چنانچہ پروردگار عالم کا فرمان رحمت نشان ہے: مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا۔ ترجمہ: کنزالایمان: جو ایک نیکی لائے تو اس کے لئے اس جیسی دس ہیں۔ اس طرح ماہ رمضان کے ایک مہینہ کے روزے دس مہینوں کے روزوں کے برابر ہوئے اور چھ روزے ساٹھ روزوں کے برابر ہوئے اس طرح پورے سال کے روزوں کا ثواب حاصل ہو گیا۔



محدث اعظم ہند

ایک بے مثال تلمیذ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قدس سرہ

اسم : سید محمد اشرفی جیلانی

لقب : محدث اعظم ہند۔

والد گرامی : حکیم مولانا سید نذر اشرف، نانا شیخ المشائخ سید علی حسین اعلیٰ حضرت اشرفی میاں۔

ولادت : ۱۵/ ذی قعدہ ۱۳۱۱ھ/ ۱۸۹۴ء قصبہ جائس ضلع رائے بریلی یوپی انڈیا۔

وصال : ۱۶/ رجب المرجب ۱۳۸۱ھ/ ۲۵/ دسمبر ۱۹۶۱ء

رسم بسم اللہ خوانی : چار سال چار ماہ چار دن کی عمر میں، ختم ناظرہ قرآن حضور محدث اعظم ہند کی والدہ محترمہ نے چھ ماہ میں پارہ عم ختم کرایا۔

ابتدائی تعلیم اور مدارس : والد گرامی نے ابتدائی تعلیم اپنے ذمے لی اور مروجہ فارسی کی جملہ معروف کتب متداولہ پڑھائیں۔

اعلیٰ تعلیم : مدرسہ نظامیہ فرنگی محل لکھنو سے سند فضیلت حاصل فرمائی، علامہ لطف اللہ علی گڑھی کے مدرسے سے منطق وفلسفہ کی سند فراغت حاصل فرمائی اور علامہ" کا خطاب پایا۔ اعلیٰ حضرت امام اہل سنت امام احمد رضا خان محدث بریلوی رضی اللہ عنہ سے فتاوی نویسی کا فن حاصل کیا۔

مدرسہ عالیہ قادریہ بدایوں سے سند حدیث سے مشرف ہونے کے بعد، سرکار اعلیٰ حضرت امام اہل سنت امام احمد رضا خان محدث بریلوی کی بارگاہ میں حضور محدث اعظم ہند ماموں سلطان الواعظین تلمیذ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی مناظر اہلسنت علامہ سید شاہ احمد اشرف اشرفی جیلانی نے اپنے حقیقی بھانجے اور مرید صادق پر روحانی و علمی نوازشات کھول دیں اور آپ کو بریلی شریف اعلیٰ حضرت امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ کے سپرد فرمایا، اعلیٰ حضرت امام اہل سنت امام احمد رضا خان بریلوی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا یہاں فتاوی لکھیں اور مدرسہ میں درس دیں، ردوہابیہ اور افتا طب کی طرح ہیں، صرف کتاب پڑھنے سے نہیں آتا جب تک کسی ماہر فن کی صحبت میں نہ بیٹھیں، بفضل ورحمت الٰہی پھر برون وعنایت رسالت پناہی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم افتا اور ردوہابیہ کے دونوں کامل فن اور دونوں نہایت اعلیٰ فن انہیں یہاں سے اچھا ان شاء اللہ تعالیٰ ہندوستان میں کہیں نہیں ملے گا۔ میں تو ہر شخص کو بہ طیب خاطر سکھانے کو تیار یوں سید احمد اشرف صاحب تو میرے شہزادے ہیں اور میرے پاس جو کچھ ہے وہ انہیں کے جد امجد کا صدقہ وعطیہ ہے۔ بالآخر آپ اپنے مرشد برحق کے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے پیلی بھیت سے بریلی شریف پہونچے اعلیٰ حضرت امام اہل سنت امام احمد رضا خان بریلوی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں دو سال رہ کر فقہ وافتا میں پرمہارت تامہ حاصل کی جب تک آپ کا وہاں قیام رہا فتاوی نویسی کا مشغلہ جاری رہا۔ حضور محدث اعظم ہند اچھے مفسر، محدث، مفکر، خطیب، مناظر، مبلغ، مرشد، مصنف، مدرس، شاعر اور عظیم قائد تھے، سید شاہ علی حسین اشرفی میاں کچھوچھوی اور ماموں سلطان الواعظین علامہ سید احمد اشرف اشرفی جیلانی دونوں نے حضور محدث اعظم ہند کی تربیت فرمائی، اور ایسا لائق و با کمال بنایا کہ اپنے بزرگوں کے لئے دین و دنیا کی میں باعث افتخار ہو گئے، آپ کے نانا اعلیٰ حضرت اشرفی میاں کچھوچھوی آپ کو بہت زیادہ چاہتے تھے، اور صلاحیتوں پر اعتماد بھی کرتے تھے، پہلی آل انڈیا سنی کانفرنس مراد آباد منعقدہ ۱۳۴۳ھ/ ۱۹۲۵ء کے خطبہ صدارت میں آپ نے صاحبزادے اور نواسے کو جماعت اہلسنت کی خدمت قیادت کے لئے پیش کرتے ہوئے محدث اعظم ہند کو اپنا جگر پارہ اور زندگی کی کمائی قرار دیا ہے، فرماتے ہیں میری اسّی برس کی کمائی میں صرف دو چیزیں ہیں، جن کی قیمت کا اندازہ اگر آپ میری نگاہ سے کریں گے تو ہفت اقلیم کی تاجداری ہیچ نظر آئے گی، یہ میری بڑی کمائی ہے جس پر ملک دنیا میں ناز ہے، اور آخرت میں فخر ہے، جس کو میں کبھی اپنے سے جدا نہیں کر سکتا تھا لیکن آج اعلان حق کے لئے میں اپنی ساری کمائی نذر کر رہا ہوں، میرا اشارہ پہلے اپنے لخت جگر ونور العین الحاج ابو المحمود سید احمد اشرف اشرفی جیلانی پھر اپنے نواسہ جگر پارہ مولانا الحاج ابو المحامد سید محمد محدث اشرفی جیلانی کی طرف ہے، جن دونوں کی ذات میری ضعیفی کا سرمایہ ہے، میں آج ان جگر کے ٹکڑوں کو نذر پیش کرتا ہوں کہ اعلان حق میں حیات کی آخری ساعت تک سنت اور اہلسنت کی خدمت جو سپرد کی جائے اس میں میری تربیت کا حق ادا کریں۔ (الخطبۃ الاشرفیہ مشمولہ حیات مخدوم الاولیاص/ ۳۲۶)

تذکرہ تاج الشریعہ

اسم گرامی : آپ کا اسم گرامی محمد اسماعیل رضا ہے جبکہ عرف میں محمد اختر رضا خاں قادری ازہری سے مشہور ہیں۔

والد گرامی : مفسر اعظم ہند علامہ محمد ابراہیم رضا خاں قادری جیلانی بن حجۃ الاسلام محمد حامد رضا خاں قادری بن امام احمد رضا قادری برکاتی بریلوی

ولادت : حضور تاج الشریعہ کی ولادت باسعادت ۲۶/ محرم الحرام ۱۳۶۲ھ بمطابق ۲/ فروری ۱۹۴۳ء بروز منگل ہند شہر بریلی شریف کے محلہ سوداگران میں ہوئی۔

رسم بسم اللہ : نانا جان تاجدار اہلسنّت سرکار مفتی اعظم ہند محمد مصطفی رضا خاں نوری نے ادا کرائی۔ حضور تاج الشریعہ ناظرہ قرآن کریم اپنی، والدہ ماجدہ شہزادیٔ مفتی اعظم سے گھر پر ہی ختم کیا، والد ماجد سے ابتدائی اردو کتب پڑھیں۔ اس کے بعد والد بزرگوار نے دار العلوم منظر الاسلام میں داخل کرایا، درس نظامی کی تکمیل آپ نے منظر الاسلام سے کی۔ اس کے بعد ۱۹۶۳ء میں حضور تاج الشریعہ جامعۃ الازہر قاہرہ، مصر تشریف لے گئے۔ وہاں آپ نے کلیہ اصول الدین میں داخلہ لیا اور مسلسل تین سال تک جامعہ ازہر، مصر کے فن تفسیر و حدیث کے ماہر اساتذہ سے اکتساب علم کیا۔ تاج الشریعہ ۱۹۶۶ء/ ۱۳۸۶ھ میں جامعۃ الازہر سے فارغ ہوئے۔ اپنی جماعت میں اول پوزیشن حاصل کرنے پر آپ کو اس وقت کے مصر کے صدر کرنل جمال عبد الناصر نے جامعہ ازہر ایوارڈ پیش کیا اور ساتھ ہی سند سے بھی نوازے گئے۔ (بحوالہ: مفتیٔ اعظم ہند اور ان کے خلفاء/ صفحہ: ۱۵۰/ جلد: ۱)

اساتذہ کرام : آپ کے اساتذہ کرام میں حضور مفتی اعظم الشاہ مصطفےٰ رضا خاں نوری بریلوی، بحر العلوم حضرت مفتی سید محمد افضل حسین رضوی مونگیری، مفسر اعظم ہند حضرت مفتی محمد ابراہیم رضا جیلانی رضوی بریلوی، فضیلت الشیخ علامہ محمد سماحی، شیخ الحدیث والتفسیر جامعہ ازہر قاہرہ، حضرت علامہ مولانا محمود عبد الغفار، استاذ الحدیث جامعہ ازہر قاہرہ، ریحان ملت، قائد اعظم مولانا محمد ریحان رضا رحمانی رضوی بریلوی، استاذ الاساتذہ مولانا مفتی محمد احمد عرف جہانگیر خاں رضوی اعظمی کے اسمائے گرامی شامل ہیں۔ [مفتیٔ اعظم ہند اور ان کے خلفاء/ صفحہ: ۱۵۰/ آپ کے ایک صاحبزادہ مخدوم گرامی مولانا عسجد رضا قادری بریلوی اور پانچ صاحبزادیاں ہیں۔

درس وتدریس : حضور تاج الشریعہ، رحمت اللہ علیہ نے تدریس کی ابتدا دار العلوم منظر اسلام بریلی سے ۱۹۶۷ء میں کی۔ ۱۹۷۸ء میں آپ دار العلوم کے صدر المدرسین اور رضوی دار الافتاء کے صدر مفتی کے عہدے پر فائز ہوئے۔ درس وتدریس کا سلسلہ مسلسل بارہ سال جاری رہا لیکن حضور تاج الشریعہ کی کثیر مصروفیات کے سبب یہ سلسلہ مستقل جاری نہیں رہ سکا۔ لیکن بعد میں آپ مرکزی دار الافتاء بریلی شریف میں تخصص فی الفقہ کے علمائے کرام کو رسم المفتی، اجلی الاعلام اور بخاری شریف کا درس دیتے تھے۔

بیعت وخلافت : حضور تاج الشریعہ کو بیعت وخلافت کا شرف سرکار مفتی اعظم سے حاصل تھا۔ حضور تاج الشریعہ علیہ الرحمہ افتا وقضا، کثیر تبلیغی اسفار اور دیگر بے تحاشہ مصروفیات کے باوجود تصنیف وتالیف کا سلسلہ بھی جاری رکھے ہوئے تھے۔ آپ کی قلمی نگارشات کی تعداد ۵۰/ سے زائد ہے۔ جن میں سے چند یہ ہیں۔ (۱) ہجرت رسول (۲) ٹی وی اور ویڈیو کا آپریشن مع شرعی حکم (۳) دفاع کنز الایمان (۴) الحق المبین (۵) تین طلاقوں کا شرعی حکم (۶) المواہب الرضویہ فی فتاوی الازہریہ المعروف فتاویٰ تاج الشریعہ (۷) چلتی ٹرین پر فرض وواجب نمازوں کی ادائے گی کا حکم (۸) تراجم قرآن میں کنز الایمان کی اہمیت (۹) منحۃ الباری فی حل صحیح البخاری (۱۰) القول الفائق بحکم الاقتداء بالفاسق۔

وصال پر ملال : زہد وتقویٰ، خوف خدا، تواضع وانکساری، فکر وفن، علم وادب، قرطاس وقلم کا روشن وتابناک یہ آفتاب ۶/ ذی قعدہ ۱۴۳۹ھ مطابق ۲۰/ جولائی ۲۰۱۸ء بروز جمعۃ المبارکہ بوقت مغرب ہمیشہ کے لیے غروب ہوگیا۔ (اِنا للّٰہ و اِنا الیہ راجعون)۔ ازہری گیسٹ ہاؤس، بریلی شریف میں تدفین عمل میں آئی۔ اللہ تعالیٰ آپ کی قبر انور پر رحمت ونور کی بارش فرمائے اور ہم تمام مسلمانوں کو آپ کے فیوض وبرکات سے مالا مال فرمائے آمین۔ بجاہ النبی الکریم صلی اللہ علیہ وسلم۔

شب برأت کی نفل نمازیں

غروب آفتاب سے پہلے چالیس مرتبہ تیسرا کلمہ پڑھیں۔!

۲ رکعت نفل تحیۃ الوضو پڑھیں۔ ترکیب: ہر رکعت میں اَلْحَمْدُ شریف کے بعد ایک بار آیَۃَ الْکُرْسِیْ، ۳/ بار قُلْ ھُوَ اللہ۔ فضیلت: ہر قطرہ پانی کے بدلے سات سو رکعت نفل کا ثواب ملے گا۔

۲ رکعت، ترکیب: ہر رکعت میں اَلْحَمْدُ شریف کے بعد ایک بار آیَۃَ الْکُرْسِیْ

۸ رکعت (دو، دو کرکے) ترکیب: ہر رکعت میں اَلْحَمْدُ شریف کے بعد ۵، بار قُلْ ھُوَ اللہ۔ فضیلت: گناہوں سے پاک صاف ہوگا، دعائیں قبول ہوں گی ثواب عظیم ہوگا۔

۱۲ (دو، دو کرکے) ترکیب: ہر رکعت میں اَلْحَمْدُ شریف کے بعد دس بار قُلْ ھُوَ اللہ۔ بارہ رکعت پڑھنے کے بعد دس بار کلمہ توحید، دس بار کلمہ تمجید۔ دس بار درود شریف۔

۱۴ رکعت (دو، دو کرکے) ترکیب: ہر رکعت میں اَلْحَمْدُ شریف کے بعد جو سورہ چاہے پڑھے۔ فضیلت: جو بھی دعا مانگے قبول ہوگی۔

۴ رکعت (ایک سلام سے) ترکیب: ہر رکعت میں اَلْحَمْدُ شریف کے بعد ۵، بار قُلْ ھُوَ اللہ۔ فضیلت: گناہوں سے ایسے پاک ہو جائے گا جیسے ابھی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا۔

۸ رکعت (ایک سلام سے) ترکیب: ہر رکعت میں اَلْحَمْدُ شریف کے بعد گیارہ بار قُلْ ھُوَ اللہ۔ اس کا ثواب خاتون جنت حضرت فاطمہ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو نذر کرے۔ فضیلت: آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں اس نماز پڑھنے والے کی شفاعت کئے بنا جنت میں قدم نہ رکھوں گی۔

پندرہ شعبان کا روزہ:

حضور صلی اللہ علیہ وسلم علیہ وسلم نے فرمایا جس نے شعبان میں ایک دن روزہ رکھا اس کو میری شفاعت حلال ہوگئی، ایک اور حدیث شریف میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جو شخص شعبان کی ۱۵/ تاریخ کو روزہ رکھے گا اسے جہنم کی آگ نہ چھوئے گی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جب پندرہ شعبان کی رات آئے تو اس میں قیام (یعنی عبادت) کرو اور دن میں روزہ رکھو بے شک اللہ تعالیٰ غروب آفتاب سے آسمان دنیا پر خاص تجلی فرماتا ہے اور کہتا ہے" ہے کوئی مجھ سے مغفرت طلب کرنے والا کہ اسے بخش دوں! ہے کوئی روزی طلب کرنے والا کہ اسے روزی دوں! ہے کوئی مصیبت زدہ کہ اسے عافیت عطا کروں! ہے کوئی ایسا! ہے کوئی ایسا! اور یہ اس وقت تک فرمایا ہے کہ طلوع فجر ہو جائے۔ (سنن ابن ماجہ رقم حدیث ۱۳۸۸) حضرت امام بیہقی شافعی رحمۃ اللہ علیہ فضائل الاوقات میں نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علیہ وسلم نے فرمایا ۶/ چھ آدمیوں کی اس رات بھی بخشش نہیں ہوگی۔ (۱) شراب کا عادی۔ (۲) ماں باپ کا نافرمان۔ (۳) زنا کا عادی۔ (۴) قطع تعلق کرنے والا۔ (۵) تصویر نکالنے والا۔ (۶) چغلخور۔

شب قدر کی نفل نمازیں

بعد نماز عشاء سات بار اِنَّآ اَنْزَلْنَاہُ فِیْ لَیْلَۃِ الْقَدْرِ پڑھے۔ فضیلت: ہر مصیبت سے نجات ملے، ہزار فرشتے اس کے لئے جنت کی دعا کرتے ہیں۔

۲ رکعت ترکیب: ہر رکعت میں الحمد شریف کے بعد ایک بار اِنَّآ اَنْزَلْنَاہُ فِیْ لَیْلَۃِ الْقَدْرِ تین ۳/ بار قُلْ ھُوَ اللہ۔ فضیلت: اس کو شب قدر کا ثواب حاصل ہوگا۔ اور ثواب حضرت ادریس، حضرت شعیب، حضرت ایوب، حضرت داؤد، حضرت نوح، علیہم الصلوٰۃ والسلام جیسا عطا ہوگا۔ اور اس کو ایک شہر جنت میں عطا کیا جائے گا، جو مشرق سے مغرب تک لمبا ہوگا۔

۲ رکعت ترکیب: ہر رکعت میں الحمد شریف کے بعد سات بار نا انزنا ۷/ سات بار قُلْ ھُوَ اللہ سات بار استغفار اور درود شریف پڑھے۔ فضیلت اللہ تعالیٰ اس نماز کے پڑھنے والے کو اور اس کے ماں باپ کو بخش دیگا۔

۴ رکعت (ایک سلام سے) ترکیب: ہر رکعت میں الحمد شریف کے بعد ۳/ تین بار اِنَّآ اَنْزَلْنَاہُ فِیْ لَیْلَۃِ الْقَدْرِ سات بار قُلْ ھُوَ اللہ۔ فضیلت: اللہ تعالیٰ موت کی سکرات آسان کر دیگا، قبر کا عذاب دور کریگا۔

۴ رکعت (ایک سلام سے) ترکیب: ہر رکعت میں الحمد شریف کے بعد ایک بار اَلْھٰکُمُ التَّکَاثُرُ ۳/ بار قُلْ ھُوَ اللہ۔ فضیلت: جنت میں چار ستون ملیں گے جن کے ہر ستون پر ہزار محل ہوں گے۔

۴ رکعت (ایک سلام سے) ترکیب: ہر رکعت میں الحمد شریف کے بعد ایک بار اِنَّآ اَنْزَلْنَاہُ فِیْ لَیْلَۃِ الْقَدْرِ ۲۷/ بار قُلْ ھُوَ اللہ۔ فضیلت: تمام گنا بخش دئے جائینگے۔

۴ رکعت (ایک سلام سے) ترکیب: ہر رکعت میں الحمد شریف کے بعد تین بار اِنَّآ اَنْزَلْنَاہُ فِیْ لَیْلَۃِ الْقَدْرِ ۵۰/ بار قل ھو اللہ سلام کے بعد سجدے میں جا کر ایک بار سُبْحَانَ اللہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ وَاللہُ اَکْبَرُ پڑھے۔ فضیلت: جو دعاء مانگو گے قبول ہوگی کل گناہ بخش دئے جائیں گے۔ انتہائے نعمت عطا ہوگی۔

۲ رکعت (ایک سلام سے) ترکیب:۔ ہر رکعت میں الحمد شریف کے بعد ایک بار اِنَّآ اَنْزَلْنَاہُ فِیْ لَیْلَۃِ الْقَدْرِ ۱۰۰/ سو بار قُلْ ھُوَ اللہُ اَحَد سلام کے بعد ۱۱/ بار درود شریف۔ فضیلت: بہت ثواب ہوگا۔

۴ رکعت: (ایک سلام سے) ترکیب:۔ ہر رکعت میں الحمد شریف کے بعد تین بار اِنَّآ اَنْزَلْنَاہُ فِیْ لَیْلَۃِ الْقَدْرِ ۵/ بار قُلْ ھُوَ اللہُ اَحَد

شب قدر میں یہ دعاء کثرت سے پڑھے:

(۱) اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ

(۲) اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَۃَ وَالْمُعَافَاتِ فِی الدِّیْنِ وَالدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃ

(۳) اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ اَسْتَغْفِرُ اللہَ اَسْئَلُکَ الْجَنَّۃَ وَاَعُوْذُبِکَ مِنَ النَّارِ

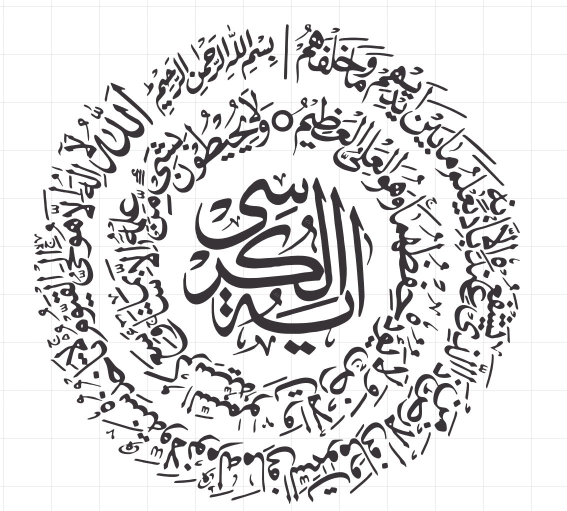
(۴) اَللّٰھُمَّ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ یَا مُجِیْرُ یَا مُجِیْرُ یَا مُجِیْرُ

حضرت شیخ بدرالدین شاہ عارف رحمۃ اللہ علیہ

آپ بلگام کے اولیائے متقدمین میں شمار کئے جاتے ہیں۔حضرت شیخ بدرالدین شاہ عارف رحمۃ اللہ علیہ مشہور بزرکامل، قطب الاقطاب، سندالواصلین، حضرت خواجہ قطب الدین شیخ بختیار کاکی (569ہجری تا 633ہجری) کے خلفاء میں سے ہیں۔

سیر اولیاء میں حضرت بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ کے خلفا کی فہرست دی گئی ہے۔اس میں حضرت بدرالدین نامی دو بزرگوں کے نام ملتے ہیں۔ایک حضرت شیخ بدالدین غزنوی ہیں جن کا مزار مبارک حضرت خواجہ قطب صاحب کے آستانہ کے قریب مہرولی دہلی میں مرجع خلائق ہے۔ دوسرے حضرت شیخ بدرالدین موئے تاب رحمۃ اللہ علیہ ہیں، جن کی تفصیل نہیں مل سکی۔

ترک وطن: حضرت بدرالدین عارف رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ آپ چھٹی صدی ہجری سے تعلق رکھتے ہیں۔آپ دہلی کے متوطن تھے۔حضرت شیخ بختیار کاکی سے گہری عقیدت رکھتے تھے۔آپ نے اپنے پیر صادق کی ایما پر ترک وطن کرکے دکن کی سمت مراجعت فرمائی اور ایک لمبے سفر کے بعد بلگام میں مستقل سکونت اختیار کی اور یہاں رشد و ہدایت فرمائی۔



حضرت پیر سید عمر عیدروس باشیبان

گیارھویں صدی ہجری کے فقہائے عظام، بزرگانِ دین جنہوں نے ہندوستان جیسے ظلمت کدہ میں اسلام کی شمع کو روشن ومنور کیا، ان میں حضرت پیر سید عمر عیدروس حضرمی باشیبان رحمۃ اللہ علیہ کا مقام نہایت اعلیٰ و ارفع سمجھا جاتا ہے۔ایک معروف انگریز مصنف پروفیسر ٹی ارنالڈ نے اپنی تصنیف ''پریچنگ آف اسلام'' (Preaching of Islam) میں لکھا ہے کہ شہر بلگام میں مذہب اسلام کو پھیلانے میں حضرت باشیبان رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت یوسف قتال رحمۃ اللہ علیہ کا بہت بڑا ہاتھ ہے۔

حضرت علامہ محبی شامی رحمۃ اللہ علیہ اپنی مقبولِ عام تصنیف خلاصہ الاشرفی اعیان سمادی عشر میں حضرت باشیبان رحمۃ اللہ علیہ کے حسب نسب کے بارے میں یوں رقم طراز ہیں: عمر بن عبداللہ بن عبدالرحمن بن عمر بن محمد احمد بن ابوبکر باشیبان بن محمد اسداللہ بن حسن علی رحمۃ اللہ علیہ ہے جو اپنے اسلاف کی طرح باشیبان مشہور ہوئے۔ باشیبان رحمۃ اللہ علیہ کی پیدائش: محترم اسحاق بھٹی نے ''ھدیٰ'' اسلامی ڈائجسٹ مارچ 1999ء میں بعنوان ''گیارھویں صدی کے فقہائے ہند

حضرت سیّد یوسف قتال شاہ ولی رحمتہ اللہ علیہ

آپ کا مشہور نام سید یوسف شاہ قتال ولی رحمۃ اللہ علیہ اور اصل نام سید شہاب الدین قتال ولی ہے۔ یہی نام داخلی دروازہ پر تعمیر کمان میں درج ہے۔

آپ کے القاب مظہر الصمد، قطب الاقطاب، شیخ المشائخ ہے۔آپ کے والد کا نام سلطان العارفین، سراج السالکین، حضرت حسام الدین قتال زنجانی ہے۔حضرت حسام الدین قتال زنجانی کی وفات ۷۶۳ ہجری مطابق ۱۳۶۲ء کو ہوئی۔حضرت حسام الدین قتال زنجانی کا آستانہ آج بھی پونہ شہر میں ''سینئر شیخ علی'' کے نام سے مشہور ہے اور مرجع خلائق ہے۔اس بات کا پتہ چلتا ہے کہ حضرت حسام الدین قتال زنجانی نے خلد آباد کے صوفی شاہد الدین غریب شاہ کی بھی مریدی پائی۔

آپ کا سلسلہ چشتیہ، نظامیہ، اشرفیہ ہے، ایک روایت کے مطابق آپ کے والد کو سید العرفا سندالاصفیا حضرت سید نصیر الدین چراغ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اور تاریکِ سلطنت اشرف المشائخ حضرت مخدوم سید اشرف جہانگیر سمنانی رحمۃ اللہ علیہ، کچھوچھہ شریف سے خلافت حاصل تھی۔آپ کا سلسلہ نسب حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم تک پہنچتا ہے۔

حضرت اسد خان لاری رحمۃ اللہ علیہ

منبع دانش وحکمت، وکیل السلطنت، مقرب بارگاہِ سلطانی مردم شناس، طالع شناس، سپہ سالارِ مملکت بیجاپور حضرت اسد خان لاری رحمۃ اللہ علیہ ترک نژاد تھے۔ان کا اصلی نام خسرو ترک تھا۔ مولوی بشیر الدین احمد دہلوی نے اپنی کتاب ''واقعات مملکت بیجاپور'' میں ان کے حالات کو نہایت تفصیل کے ساتھ تحریر کیا ہے۔

اسماعیل عادل شاہ (1510ء 1536ء) کے زمانے میں جب اسماعیل عادل شاہ کی ماں پونجی خاون نے بادشاہ کی خالہ دلشاد آغا کے ساتھ مل کر کمال خان وزیر اعظم کی خودمختاری کے خواب کو چکنا چور کر دیا، تب خسرو ترک نے بیجاپور کے محاصرے میں اور دارالسلطنت کو بچانے میں کافی دلیری اور ہمت کا مظاہرہ کیا تھا۔اس کے صلہ میں انہیں اسد خاں کا خطاب اور بلگام کی جاگیر انعام میں ملی تھی۔

حضرت سید حسن ابدال شاہ ولی

حضرت ابدال شاہ رحمۃ اللہ علیہ کہا جاتا ہے کہ آپ کا اسم مبارک حضرت سید حسن تھا۔منصب کے اعتبار سے آپ اس شہر کے ابدال مانے جاتے ہیں۔آپ جامع فضائل وکمالاتِ انسانی تھے۔غرباء وفقراء کے ساتھ ہمدردی فرماتے تھے۔آپ خوش خلق ونیک سیرت تھے۔آپ مہمان نواز تھے اور سادات وعلماء سے بہت محبت رکھتے تھے۔

ایک روایت یہ ہے کہ بلگام شہر کے درمیانی حصے میں واقع ابدال مسجد (ایک کمان مسجد) آپ کی عبادات، مراقبات اور ریاضت کا مرکز رہی ہے۔سنا ہے کہ آپ اس مسجد میں غرقِ عبادت رہا کرتے تھے۔عادل شاہی دور کا طرز تعمیر اس مسجد میں نمایاں نظر آتا ہے۔کہتے ہیں کہ آپ ہی سے نسبت رکھنے والے ایک بزرگ چراغ خان کو عادل شاہی دور میں اس مسجد کے تقدس کو برقرار رکھنے کیلئے مسجد سے قریب ایک قطعہ زمین عطا کی گئی تھی جسے ان کے نام کی مناسبت سے برسوں تک ''چریخان کھڈا'' کہا جاتا رہا لیکن اب پچھلے چند سالوں سے اس کا نام ''چراغ نگر'' رکھا گیا ہے۔

حضرت سید حسن شاہ قادری المعروف مغربی پیر

آپ کا اسم مبارک سید حسن شاہ قادری ہے لیکن اہلیانِ بلگام آپ کو مغربی پیر کے نام سے جانتے ہیں۔آپ کی پیدائش 1809ء میں مراقش کے شاہی خاندان میں ہوئی۔آپ میں فقر و غنا بچپن ہی سے بقدر اتم موجود تھا۔اس لئے ہمیشہ ہدایت وتلقین اور اشاعت دین کی طرف مائل رہے۔آپ صاحب علم وفضل، جامع علوم ظاہری و باطنی تھے۔مزاج میں اسلام کی حمیت ودین کی حرارت تھی۔اشاعت دین وتبلیغ مذہب کا جذبہ بے انتہا موجود تھا۔اسی سلسلہ میں آپ نے اپنے وطن مولود کو خیرباد کہا اور مراقش سے ہجرت کرکے مصر پہنچے جہاں آپ درہ دانیال نامی مقام پر مسلسل عبادات واعتکاف میں چند سال گذارے۔علم کی تشنگی اور علوم دینیہ کی چاہت کی وجہ سے آپ نے بغداد کا سفر کیا۔حضرت غوث صمدانی کی بارگاہ اقدس میں دن رات محو عبادت رہے۔کہا جاتا ہے کہ یہیں پر آپ کو حضرت غوث پاک رضی اللہ عنہ کے روحانی فیوض وبرکات کی دولت مہیا ہوئی اور بشارت دی گئی کہ ہندوستان کا سفر اختیار کیا جائے۔

حضرت سید عبدالرحمن مخاراللّٰہ خنجر شاہ ولی

چند بزرگان ومشائخ دین جو سرزمین دکن میں آرام فرما رہے ہیں، ان میں سے بیشتر غیر ممالک و بلاد سے اس علاقہ میں تشریف لائے اور اہل دکن کو رشد وہدایت سے سرفراز فرمایا ہے لیکن افسوس ہے کہ ان کے جانشینوں نے ان کے حالات زندگی کو محفوظ کرنے میں بے حد تساہلی سے کام لیا ہے۔جس کی وجہ سے ان بزرگان ومشائخ دین کے احوال گوشۂ گمنامی میں رہ گئے۔سلطان العارفین شیخ حضرت سید عبدالرحمن مخاراللہ الرفاعی قدس اللہ سرہٗ المعروف حضرت خنجر شاہ ولی رحمۃ اللہ علیہ کی ذات اقدس بھی اسی زمرے میں آتی ہے۔بہت تگ ودو، تلاش وجستجو کے بعد جس قدر حالات کا علم ہوسکا ہے، اُسے نہایت عظمت واحترام کے ساتھ پیش کیا جارہا ہے۔آپ بلگام کے اولیائے متقدمین میں سے ہیں۔قرین قیاس ہے کہ حضرت خنجر شاہ ولی حضرت سید شاہ یوسف حسینی المعروف شاہ راجو قتال (مدفون حیدرآباد) اور بلگام میں مدفون حضرت سید یوسف شاہ قتال ولی کے معاصرین میں شمار کئے جاسکتے ہیں۔

حضرت سید حسن مراد علی شاہ قادری، الرفاعی

آپ کا اصلی وطن ملک یمن ہے۔آپ شریف النسب والحسب تھے۔صاحب علم وفضل متقی و پرہیزگار تھے۔خود فقیرانہ اور درویشانہ زندگی پسند کرتے تھے۔آپ رفاعیہ سلسلہ سے تعلق رکھتے تھے۔ حضرت عبدالرحمن پیر خنجر شاہ ولی رضی اللہ عنہ کے خلفا میں سے تھے۔آپ کے حسب ونسب سے تعلق رکھنے والے لوگ آج بھی کثیر تعداد میں موضع الاس تعلقہ شیروڈ ضلع کولہاپور، ریاست مہاراشٹرا میں موجود ہیں جن میں حضرت سید سادات مظہر الدین ملتویؒ کا آستانہ آج بھی الاس میں مرجع خلائق ہے۔

آپ کا نام نامی اسم گرامی حضرت سید محمد حسن ابن حضرت سید احمد تھا لیکن حضرت مراد علی شاہ قادری رحمۃ اللہ علیہ کے نام سے مشہور ہوئے۔کہتے ہیں کہ حضرت مراد علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ کا سلسلہ بیعت حضرت مخاراللہ سید عبدالرحمن خنجر شاہ ولی رحمۃ اللہ علیہ سے ہوتا ہوا حضرت خواجہ رکن الدین حبیب اللہ شاہ قادری رحمۃ اللہ علیہ سے جاملتا ہے۔اس طرح یہ سلسلہ بیعت 100 واسطوں سے پیران پیر حضرت عبدالقادر جیلانی غوث اعظم علیہ الرحمہ تک پہنچتا ہے۔

حضرت سید صدرالدین انصاری جنگلی پیر

بلگام شہر سے ٹھیک 9 کلومیٹر کے فاصلے پر ''گوآ'' جانے والی قومی شاہراہ نمبر 3 کے داہنی سمت ایک چھوٹی سی بستی ہے جسے پیرن واڑی یا پیر باڑی کہا جاتا ہے۔یہاں ایک پرسکون ٹھنڈے مقام پر حضرت سید صدرالدین انصاری جنگلی پیر کا آستانہ مبارک ہے۔حضرت سید صدر الدین انصاری جنگلی پیر کے حالات زندگی قعر گمنامی میں ہیں۔اس لئے حکایات اور روایات کا سہارا لینا پڑتا ہے۔

ایک روایت یہ ہے کہ آپ کو کسی معرکہ میں شہادت کا درجہ حاصل ہوا۔موجودہ قبر مبارک میں آپ کا جسد خاکی بغیر سر کے دفن ہے۔کہا جاتا ہے کہ مذکورہ معرکہ بیجاپور کے قریب واقع ہوا تھا۔آپ کا سر مبارک بیجاپور کے نواح میں ایک مقام ''پیرندھی'' میں سپرد قبر ہے۔اس لئے اسی مناسبت سے یہاں پیرن واڑی کہا گیا۔اس زمانے میں موجودہ مقام پر ایک گھنا جنگل تھا۔اس لئے آپ کے نام کے ساتھ جنگلی پیر لگ گیا۔

حضرت میرشاہ ولی رحمۃ اللّٰہ علیہ

حضرت میرشاہ ولی کا آستانہ بلگام سے متصل قومی شاہراہ نمبر 4 پر بمقام یمناپور مرجع خلائق ہے۔کہا جاتا ہے کہ یہ یمناپور پہلے پہل آپ کے فیوض و برکات سے یمن پور کہلایا کرتا تھا جو بعدازاں زبانِ زد خاص وعام کی وجہ سے یمناپور کہلایا۔

حضرت میرشاہ ولی رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق یہ روایت ہے کہ آپ یمن الاصل تھے۔ابراہیم عادل شاہ کے دور حکومت میں ہندوستان آئے اور بلگام کو اپنے رشد وہدایت کیلئے منتخب فرمایا۔آپ کا شمار حضرت اسعد خان لاری رحمۃ اللہ علیہ مدفون بلگام کے خاص الخاص رفقائے کار میں ہوتا ہے۔آپ رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق کہا جاتا ہے کہ آپ کو شہادت کا درجہ حاصل ہوا۔آپ کو مارکنڈیہ ندی کے کنارے پر واقع ایک گاؤں گتی کے قریب حاسدوں نے دھوکہ سے اس وقت شہید کیا جب آپ حسب معمول حضرت اسعد خان رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات کیلئے جارہے تھے۔

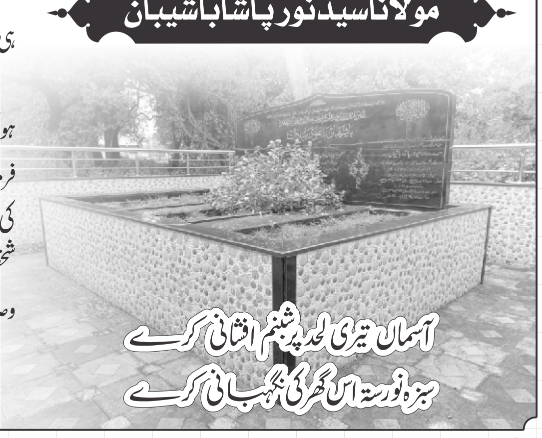
آپ کا عرس شریف ہر سال ماہ جنوری کی پہلی جمعہ کو منایا جاتا ہے جس میں مسلمانوں سے زیادہ دیگر مذاہب کے پیروکار آپ سے اپنی بے پناہ عقیدت کا مظاہرہ کرتے ہیں۔

حضرت سید محمد غوث شاہ قادری

بلگام سے نہایت قریب 20 کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ایک سرسبز وشاداب وادی ہیرے باغ واڑی (ہیرے باگیواڑی) میں عارف الحق حضرت سید محمد غوث شاہ قادری کا آستانہ مقدس ہے جو آج بھی مرجع خلائق ہے۔حضرت سید محمد غوث شاہ قادری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی پوری زندگی وقف للہ کردی تھی۔انہوں نے بندگانِ خدا کو خالق کائنات، مالک حقیقی، معبود برحق کی ذات اقدس سے روشناس کرایا۔توحید کے متوالوں کو جامِ وحدت سے سرشار کیا اور تشنگان معرفت کو علم معرفت سے سیراب کیا۔

مقام پیدائش: گیارھویں صدی ہجری کے ابتدائی ایام میں حضرت محمد غوث شاہ قادری کی ولادت باسعادت بمقام ارکاٹ (گجرات) میں ہوئی۔حضرت سید محمد غوث شاہ قادری نے ایک طویل عرصے تک مرشد کی خدمت بجالائی۔طریقت ومعرفت کے اسرار سے آشنا ہوئے۔ پیرومرشد حضرت شاہ قادری ہلگور سے بیعت حاصل کی۔ہلگور، ضلع دھارواڑ کا ایک اہم مقام ہے۔یہاں کے مشہور صوفی بزرگ حضرت شاہ قادری کا ایک رسالہ ''دارالاسرار'' محققین کو دستیاب ہوا ہے۔یہ رسالہ حضرت بندہ نواز گیسو دراز رحمۃ اللہ علیہ سے منسوب ہے اور اس کی زبان واسلوب پر بیجاپور کی دکنی زبان کا اثر جھلکتا ہے۔

مولانا سید نور پاشا باشیبان



حضرت سید نور پاشا باشیبان باعلوی انعامدار رحمۃ اللہ علیہ کی پیدائش ۱۲/جون ۱۹۶۰ء کو شہر بلگام میں ہوئی حسینی سادات حضرت عبداللہ باشیبان باعلوی کے علمی، دینی اور روحانی گھرانے میں پیدا ہوئے، آپ زیر تعلیم ہی تھے کے آپ کے والد محترم کا سایہ اٹھ گیا، آپ نے ایس ایس ایل سی کے بعد آر ایل ایس سائنس کالج میں داخلہ لیا۔

حضرت سید نور پاشا باشیبان باعلوی انعامدار رحمۃ اللہ علیہ کا عقد مناکحت ۲۰/فروری ۱۹۹۲ء میں بیجاپور کے مشہور آستانہ سید ہاشم پیر کے گھرانے میں ہوا، شہر بلگام کی سماجی، فلاحی اور مذہبی کارناموں میں آپ کا نمایاں رول ہوا کرتا تھا اہل سنت وجماعت کے فروغ اور استحکام اور اپنے بزرگان دین کے مشن کو جاری رکھتے ہوئے اپنی جان ومال اور اپنی زندگی وقف کردی تھی، اپنے علمی وعملی کاوشوں سے اپنے مریدین ومعتقدین کی تربیت فرمائی اور مختلف انداز سے اصلاحی، مذہبی ومعاشرتی تحریکوں سے منسلک رہکر قوم وملت کی خدمت انجام دی آپ باشیبان اکیڈمی کے تحت مختلف گوشوں سے کام کرنے والے مدارس واصلاحی تنظیموں سے منسلک رہے، آپ کی زندگی انتہائی سادہ متوکلانہ اور مجاہدانہ، عارفانہ متورعانہ اور صوفیانہ تھی آپ شہر بلگام کی منفرد شخصیت، شعلہ بیان مقرر اور خطیب ومبلغ کی حیثیت سے پورے ریاست میں مشہور تھے، ساتھ ہی آپ کثیر المطالعہ، وسیع الفکر کے حامل شخصیت کے مالک تھے، انھیں صفات اور خدمت دین سے متاثر ہوکر ''شیخ الاسلام علامہ سید مدنی میاں اشرفی کچھوچھوی'' نے ۲۵/جولائی ۱۹۹۱ء کو سلسلہ قادریہ اشرفیہ چشتیہ کی نعمت خلافت سے نوازا تھا۔

وصال: ۱۰/جون ۲۰۱۵ء کو اس دارفانی سے کوچ فرما کر خدا کے جوار رحمت میں جاملے، انا للہ وانا الیہ راجعون ہر طرف غم کی فضا چھائی ہوئی تھی، آپ کے مریدین ومتوسلین کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر تھا، ۱۱/جون ۲۰۱۵ء بروز جمعرات صبح ۱۰/بجے آپ کی جنازہ باشیبان درگاہ کے احاطہ میں سید محمد دستگیر المعروف پیر پاشا العیدروس باعلوی کی اقتدا میں ادا کی گئی، اور شہر بلگام کے مرکزی قبرستان میں والد بزرگوار کے پہلو میں، ابدی نیند سو گئے۔اور ہزاروں پرنم آنکھوں کی موجودگی میں سپرد لحد کیا گیا۔

Ashrafi Prints
HUBLI. Cell: 9686127862

فضائل قربانی



حضرت سیدنا زید بن ارقم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ یہ قربانیاں کیا ہیں؟ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارے باپ ابراہیم علیہ السلام کی سنت ہیں۔ (ابن ماجہ ۳۱۲)

حضرت سیدنا ابراہیم علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام نے ذُوالحج کی آٹھویں رات ایک خواب دیکھا جس میں کوئی کہنے والا یہ کہہ رہا ہے:" بے شک اللہ تمہیں اپنے بیٹے کو ذبح کرنے کا حکم دیتا ہے۔" نویں رات پھر وہی خواب دیکھا، دسویں رات پھر وہی خواب دیکھنے کے بعد آپ علیہ السلام نے صبح اس خواب پر عمل کرنے یعنی بیٹے کی قربانی کرنے کا پکا ارادہ فرمالیا۔ (تفسیر کبیر ۹/ ۳۴۶)

اللہ کے حکم پر عمل کرتے ہوئے بیٹے کی قربانی کے لئے حضرت ابراہیم علیہ السلام جب اپنے پیارے بیٹے حضرت اسمعیل کو جن کی عمر اس وقت ۷ سال تھی، پھر جس طرح حضرت اسمعیل علیہ السلام نے کہا تھا ان کو اسی طرح باندھ دیا، اپنی چھری تیز کی، حضرت اسماعیل علیہ السلام کو پیشانی کے بل لٹادیا، ان کے چہرے سے نظر ہٹالی اور ان کے گلے پر چُھری چلادی، لیکن چُھری نے اپنا کام نہ کیا یعنی گلا نہ کاٹا۔ اس وقت حضرت ابراہیم علیہ السلام پروحی نازل ہوئی۔

اور اسے ہم نے ندا فرمائی کہ اے ابراہیم بے شک تو نے خواب سچ کر دکھائی، ہم ایسا ہی صلہ دیتے ہیں نیکوں کو، بے شک یہ روشن جانچ تھی اور ہم نے ایک بڑا ذبیحہ اس کے صدقہ میں دے کر اُسے بچالیا۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام جو خواب کی بنیاد پر اپنے بیٹے کی قربانی کے لئے تیار ہو گئے، یہ حق ہے کیونکہ آپ نبی ہیں اور نبی کا خواب وحی الٰہی ہوتا ہے۔ ان حضرات کا امتحان تھا، حضرت جبرئیل علیہ السلام جنتی دنبہ لے آئے اور اللہ تعالیٰ کے حکم سے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے پیارے بیٹے کے بجائے اس جنتی دنبے کو ذبح فرمادیا۔

حضرت سیدنا ابراہیم علی نبینا وعلیہ السلام کی چند ایسی فضیلتیں ہیں۔! جو آپ ہی کے ساتھ خاص ہیں۔

۱ سید الانبیا نبی ﷺ آخر الزمان صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے بعد حضرت ابراہیم علیہ السلام سب سے افضل ہیں۔
۲ حضرت ابراہیم علیہ السلام ہی اپنے بعد آنے والے سارے انبیائے کرام علیہم السلام کے والد ہیں۔
۳ ہر آسمانی دین میں آپ ہی کی پیروی اور اطاعت ہے۔ آپ ہی کی یاد قربانی ہے۔
۴ آپ ہی کی یاد حج کے ارکان ہیں۔
۵ آپ ہی کعبہ شریف کی پہلی تعمیر کرنے والے یعنی اسے گھر کی شکل میں بنانے والے ہیں۔
۶ جس پتھر (مقام ابراہیم) پر کھڑے ہو کر آپ نے کعبہ شریف بنایا وہاں اور سجدے ہونے لگے۔
۷ مسلمانوں کے فوت ہو جانے والے بچوں کی آپ علیہ السلام اور آپ کی بیوی صاحبہ حضرت سارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا عالم برزخ میں پرورش کرتے ہیں۔ (تفسیر نعیمی ج ا ص ۶۲۱)

عظمت حضرت امام حسین اور فضائل محرم

رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ:۔حضرت ہارون علیہ السلام نے اپنے بیٹوں کا نام شبر وشبیر رکھا اور میں نے اپنے بیٹوں کا نام انہیں کے نام پر حسن اور حسین رکھا اسی لیے حسنین کریمین کو شبر وشبیر کے نام سے بھی یاد کیا جاتا ہے یعنی سُریانی زبان میں شبر وشبیر اور عربی زبان میں حسن وحسین دونوں کے ایک معنی ہیں۔ اور حدیث پاک میں ہے" اَلْحَسَنُ وَ الْحُسَیْنُ اِسْمَانِ مِنْ اَھْلِ الْجَنَّۃِ" حسن اور حسین جنتی ناموں میں سے دو نام ہیں عرب کے زمانہ جاہلیت میں یہ دونوں نام نہیں تھے۔ (خطبات محرم صفحہ ۳۲۹) سرکار اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ الرضوان فرماتے ہیں۔

کیابات رضا اُس چمنستان کرم کی زہرا ہے کلی جس میں حسین اور حسن پھول

امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ولادت ۵ شعبان سن ۴ھ کو مدینہ طیبہ میں ہوئی۔ نبی کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم نے حضرت امام حسین کے داہنے کان میں اذان دی اور بائیں کان میں تکبیر پڑھی اور آپ کے منہ میں لعاب دہن ڈالا اور آپ کے لئے دعا فرمائی، پھر ساتویں دن آپ کا نام حسین رکھا اور ساتویں دن ہی عقیقہ کیا۔ حضور اکرم ﷺ فرماتے ہیں: "الحسین منی و انا من الحسین" ترجمہ حسین مجھ سے ہیں اور میں حسین سے ہوں یعنی حسین کو حضور ﷺ سے حضور ﷺ کو حسین سے انتہائی قرب ہے گویا حسین کا ذکر حضور ﷺ کا ذکر ہے، حسین سے دوستی حضور ﷺ سے دوستی ہے حسین سے دشمنی حضور ﷺ سے دشمنی ہے اور حسین سے لڑائی کرنا حضور ﷺ ﷺ سے لڑائی کرنا ہے۔

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ مسجد میں تشریف لائے اور فرمایا چھوٹا بچہ کہاں ہے۔؟ حضرت امام حسین دوڑتے ہوئے آئے اور حضور ﷺ کی گود میں بیٹھ گئے اور اپنی انگلیاں داڑھی مبارک میں داخل کر دیں حضور ﷺ نے ان کا منہ کھول کر بوسہ لیا پھر فرمایا: یا اللہ! میں اس سے (یعنی حسین سے) محبت کرتا ہوں تو بھی اس سے محبت فرما اور اُس سے بھی محبت فرما جو اس سے محبت کرے۔ (نور الابصار صفحہ ۱۱۴)

فضائل محرم الحرام احادیث کی روشنی میں:

ایک شخص حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا ہے عرض کی یارسول اللہ ﷺ رمضان کے علاوہ میں کس مہینے میں روزے رکھوں؟ ارشاد ہوا گر تمہیں رمضان کے بعد کسی مہینے کے روزے رکھنے ہوں تو محرم کے روزے رکھو کہ یہ اللہ پاک کا مہینہ ہے اس مہینے میں ایک دن ہے جس میں اللہ پاک نے ایک قوم کی توبہ قبول فرمائی اور دوسروں کی توبہ بھی قبول فرمائے گا (مسند امام احمد جلد 1 صفحہ ۳۲۷)۔

نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ماہ رمضان کے بعد سب سے افضل روزے اللہ پاک کے مہینے محرم کے روزے ہیں اور فرض نماز کے بعد سب سے افضل نماز رات کی نماز ہے (مسلم شریف ص: ۴۵۶)۔

حضرت سیدنا ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اکرم ﷺ سے پوچھا رات کا کونسا حصہ بہترین ہے اور کون سا مہینہ افضل ترین ہے! ارشاد فرمایا: رات کا بہترین حصہ اس کا درمیان ہے اور اللہ پاک کا وہ مہینہ ہے جسے تم مُحرم کہتے ہو۔ (سنن کبری للنسائی جلد ۲ صفحہ ۴۷۰)

حضرت سیدنا ابوعثمان نہدی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں صحابہ کرام علیہم الرضوان تین عشروں کی تعظیم کیا کرتے تھے۔ (۱) رمضان المبارک کا آخری عشرہ (۲) ذی الحجہ کا پہلا عشرہ (۳) محرم الحرام کا پہلا عشرہ۔ (لطائف المعارف ص ۳۶) لہذا تمام عاشقان رسول ﷺ سے گزارش ہے کہ اس محرم الحرام کے بابرکت مہینے میں خوب عبادتیں کرنے کی کوشش کریں۔ قرآن کی تلاوت تسبیح وتہلیل ذکر و اذکار اور صدقہ وخیرات کریں اللہ پاک ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

دعائے عاشورا

یَا قَابِلَ تَوْبَۃِ اٰدَمَ یَوْمَ عَاشُوْرَا یَا فَارِجَ کَرْبِ ذِی النُّوْنِ یَوْمَ عَاشُوْرَا یَا جَامِعَ شَمْلِ یَعْقُوْبَ یَوْمَ عَاشُوْرَا یَا سَامِعَ دَعْوَۃِ مُوْسٰی وَھَارُوْنَ یَوْمَ عَاشُوْرَا یَا مُغِیْثَ اِبْرَاھِیْمَ مِنَ النَّارِ یَوْمَ عَاشُوْرَا یَا رَافِعَ اِدْرِیْسَ اِلَی السَّمَآءِ یَوْمَ عَاشُوْرَا یَا مُجِیْبَ دَعْوَۃِ صَالِحٍ فِی النَّاقَۃِ یَوْمَ عَاشُوْرَا یَا نَاصِرَ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَ عَاشُوْرَا یَا رَحْمٰنَ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ وَرَحِیْمَھُمَا صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ صَلِّ عَلٰی جَمِیْعِ الْاَنْبِیَآءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ وَاقْضِ حَاجَاتِنَا فِی الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَۃِ وَاَطِلْ عُمْرَنَا فِیْ طَاعَتِکَ وَ مَحَبَّتِکَ وَرِضَاکَ وَاَحْیِنَا حَیٰوۃً طَیِّبَۃً وَّتَوَفَّنَا عَلَی الْاِیْمَانِ وَالْاِسْلَامِ بِرَحْمَتِکَ یَآ اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ اَللّٰھُمَّ بِعِزِّ الْحَسَنِ وَاَخِیْہِ وَاُمِّہٖ وَاَبِیْہِ وَجَدِّہٖ وَبَنِیْہِ فَرِّجْ عَنَّا مَا نَحْنُ فِیْہِ۔

پھر، سات باریہ پڑھے

سُبْحَانَ اللہِ مِلْاَ الْمِیْزَانِ وَ مُنْتَھَی الْعِلْمِ وَ مَبْلَغَ الرِّضٰی وَزِنَۃَ الْعَرْشِ لَا مَلْجَاءَ وَلَا مَنْجَاءَ مِنَ اللہِ اِلَّآ اِلَیْہِ سُبْحَانَ اللہِ عَدَدَ الشَّفْعِ وَالْوَتْرِ وَعَدَدَ کَلِمَاتِ اللہِ التَّآمَّاتِ کُلِّھَا نَسْئَلُکَ السَّلَامَۃَ بِرَحْمَتِکَ یَآ اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ وَ ھُوَ حَسْبُنَا وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ نِعْمَ الْمَوْلٰی وَنِعْمَ النَّصِیْرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ وَصَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَعَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ عَدَدَ ذَرَّاتِ الْوُجُوْدِ وَعَدَدَ مَعْلُوْمَاتِ اللہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ



حجور مخدوم اشرف جہانگیر سمنانی

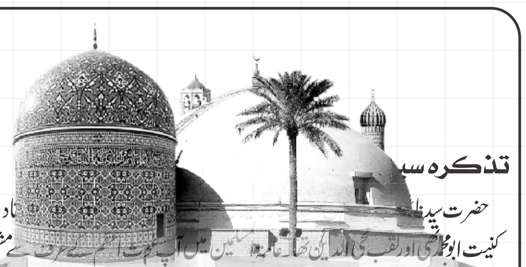
حسینی سادات کا ایک قبیلہ ملکِ سمنان جو اس وقت ایران کے دارالسلطنت تہران کے قریب واقع ہے تخت وتاج کا مالک تھا، سیادت، قیادت صداقت، عدالت، معرفت و طریقت، سخاوت، شجاعت، وراست ملی تھی، مساوات ویک جہتی امانت و دیانت کا بول بالا تھا یہ ۲۳ ےھ میں اُس وقت کے بادشاہ حضرت سید اشرف جہانگیر سمنانی علیہ الرحمہ (متولد) (۷۰۸ھ) ۱۰ سال تک حکومت کرنے کے بعد اپنی ۲۵ سالہ عمر میں تخت وتاج کو ٹھوکر ماردی۔ اور امتِ مسلمہ کی صلاح وفلاح کے لیئے اپنے وطن کو خیر آباد کہا۔ اور مختلف ممالک کا دورہ کرتے ہوئے اجلہ اولیائے کرام سے فیوض حاصل کیے۔ اور لاکھوں تشنگانِ معرفت کو علومِ معرفت وحقیقت سے سیراب فرمایا اور ۸۰۸ھ میں کچھوچھہ مقدسہ کو اپنی آخری قیام گاہ بنایا۔ ۱۱۱۰ لہ حیات طیبہ میں شاہِ سمنان کو جہانگیر، محبوب یزدانی، غوث العالم، اوحد الدین، تارک السلطنت جیسے القاب سے نوازا گیا۔ اور حضرت مخدوم شاہ علاؤالحق پنڈوی جیسے جلیل القدر ولی سے شرف بیعت وارادت حاصل ہوئی۔ آخری سفر سے پہلے حضرتِ مخدوم اشرف نے اپنے مشن کو قائم رکھنے کے لیئے اپنے حقیقی بھانجے حضرت سیدنا عبدالرزاق نور العین کو اپنی فرزندی میں لیکر فضل وکرم کا گنجینہ بنایا۔ اور تمام صفات ظاہری اور باطنی کا مظہر بنا کر مخلوقِ خُدا کی روحانی وتبلیغی خدمات پر مامور فرمایا اور فرمایا تمہاری اولادوں میں بڑے عالم وفقیہ پیدا ہوتے رہینگے اور یہ بھی فرمایا کے جو میری بارگاہ میں خلوص ومحبت سے آئے گا بامراد ہوگا۔

حضور مخدوم اشرف جہانگیر سمنانی ایک مشہور کرامت

دمشق کی جامع مسجد کے صحن میں حضور مخدوم اشرف جلوہ افروز تھے اِسی اثنا میں لاچین ترکوں میں سے ایک حسین عورت ایک ۱۲ الہ بچے کو جس کا چہرہ چودھوی چاند کی طرح تھا لیکر حاضر ہوئی اور آہ ونالہ شروع کیا حضور مخدوم اشرف نے نگاہ ڈالی تو زندگی کی کوئی رمق باقی نہیں تھی۔ جب عورت کا اضطراب حد سے بڑھ گیا تو مخدوم اشرف نے مُراقبے میں سر جھکالیا کافی دیر کے بعد سر اُٹھایا اور جذب وحال کی کیفیت میں فرمایا "قم بإذن اللہ" اُٹھ جا اللہ تعالیٰ کے ارادہ سے کے تیری ماں رو رہی ہے یہ کہتے ہی لڑکا کھڑا ہوا گویا کہ مرا نہیں تھا۔
دمشق میں اِس واقعہ سے ایک شور برپا ہو گیا لوگ ہر طرف سے دوڑ پڑے۔

تذکرہ حضور شیخ الاسلام والمسلمین

اسم گرامی	:سید محمد مدنی، کنیت، ابوالحمزہ تخلص، اختر
القاب	:شیخ الاسلام، رئیس المحققین
ولادت	:یکم رجب المرجب ۱۳۵۷ھ / ۲۷ / اگست ۱۹۳۸ء بروز اتوار۔ بمقام کچھوچھہ مقدسہ۔
والد گرامی	:مخدوم الملت محدث اعظم حضرت علامہ ابوالمحامد سید محمد اشرفی جیلانی۔
جد امجد	:حکیم الاسلام حضرت علامہ مولانا حکیم سید نذر اشرف اشرفی جیلانی۔
والدہ ماجدہ	:حضرت سیدہ فاطمہ بنت سلطان الواعظین سید احمد اشرف اشرفی جیلانی۔
سلسلہ نسب	:۲۶ روسطوں سے حضور غوث اعظم سے جاملتا ہے۔ ۳۷ رواسطوں سے نسب عالی حضور اکرم رسول اللہ ﷺ تک پہنچتا ہے۔
اساتذہ	:والدہ ماجدہ اور محدث اعظم۔ پھر حضور محدث اعظم نے ۱۴ رسال کی عمر میں ۱۰ رشوال ۱۳۷۱ھ / ۱۹۵۱ء کو دار العلوم اشرفیہ، مصباح العلوم، مبارکپور میں داخلہ کروایا۔
اساتذہ	:جلالۃ العلم حافظ ملت حضرت علامہ حافظ عبدالعزیز اشرفی مراد آبادی، استاذ العلما شیخ الحدیث حضرت علامہ عبدالمصطفی مجددی اعظمی، اشرف العلما حضرت مولانا سید شاہ حامد اشرف اشرفی جیلانی کچھوچھوی، شمس العلماء حضرت علامہ قاضی سید شمس الدین رضوی قادری جونپوری، صدر العلما حضرت علامہ غلام جیلانی قادری اعظمی، استاذ العلما حضرت علامہ حافظ عبدالرؤف قادری بلیاوی، بحر العلوم، حضرت علامہ مفتی عبدالمنان قادری اعظمی، شیخ القرا حضرت علامہ قاری محمد یحیٰ قادری اعظمی۔
وصال والد گرامی	:۱۶ ر رجب المرجب ۱۳۸۱ھ / ۲۵ ر دسمبر ۱۹۶۱ء
بیعت وخلافت	:۲۶ رشوال المکرم ۱۳۸۱ھ / ۱۹۶۱ء میں مخدوم المشائخ سرکار کلاں مولانا سید شاہ مختار اشرف اشرفی جیلانی کچھوچھوی کے دست اقدس پر سلسلہ قادریہ چشتیہ اشرفیہ میں بیعت کی اور سلسلہ قادریہ چشتیہ اشرفیہ منوریہ کی خلافت سے نوازے گئے۔ دیگر تمام سلاسل کی اجازت وخلافت اشرف الاصفیا حضرت سید مصطفی اشرف اشرفی جیلانی ابن اعلیٰ حضرت اشرفی میاں سے حاصل ہوئی۔ جانشینی: مخدوم الملت محدث الاعظم کے فاتحہ چہلم کے موقع پر، منعقدہ شوال المکرم ۱۳۸۱ھ / ۱۹۶۱ء کے موقع پر اکابر سلسلہ اشرفیہ اور مشائخ وعلماء اہل سنت کی موجودگی میں جانشینی کا اعلان ہوا۔
فراغت:	۱۰ رشوال المکرم ۱۳۸۲ھ / جنوری ۱۹۶۳ء کو دار العلوم اشرفیہ مصباح العلوم، مبارک پور۔
رسم مناکحت:	۲۶ رشعبان المعظم ۱۳۸۴ھ / ۲۷ / دسمبر ۱۹۶۴ کو حضرت سرکار کلاں نے خطبہ نکاح پڑھا۔
پہلا خطاب:	بہرائچ شریف ۱۹۶۳ء، پہلا حج ۱۹۷۳ء میں حضرت شیخ الاسلام نے اپنی والدہ، اور پیر ومرشد سرکار کلاں کے ساتھ کیا۔
دینی خدمات:	پہلا دورہ کرناٹک ۱۹۶۳ء میں حضور سید العلماء آل مصطفی برکاتی مارہروی کے ساتھ فرمایا۔ سنی کانفرنس ہبلی کرناٹک ۱۹۶۴ء میں دکن (ساؤتھ انڈیا) کا مرکزی اجلاس۔ حضور مفتی اعظم ہند علامہ شاہ مصطفی رضا خان قادری نوری، حضور سید العلما مفتی آل مصطفی برکاتی مارہروی، برہان ملت مفتی برہان الحق صدیقی قادری رضوی جبلپوری، حکیم الامت مفتی احمد یار خان اشرفی نعیمی بدایونی، شمس العلما حضرت پیر سید مقبول شاہ کشمیری، شارح بخاری علامہ مفتی محمد شریف الحق امجدی اعظمی جیسے اکابرین نے شرکت کی، اس کانفرنس نے دکن کی مذہبی فضا کو بدل کر رکھ دیا، رد وہابیت و دیوبندیت اور اتحاد اہل سنت کے لیے مثال قائم کر دی۔ اللہ تعالیٰ حضور شیخ الاسلام کا سایہ عاطفت اہل سنت پر تا دیر قائم فرمائے اور حضرت کو عمر خضر عطا فرمائے۔



تذکرہ سیدنا [illegible]

حضرت سیدنا [illegible] نادر تھا۔ کنیت ابو محمد تھی اور لقب محی الدین تھا۔ [illegible] میں آپ غوث اعظم کے عرف سے مشہور ہیں۔ نجیب الطرفین سید ہیں۔ والد ماجد حضرت ابوصالح موسیٰ (رحمۃ اللہ علیہ) تھے اور والدہ ماجدہ ام الخیر فاطمہ (رحمۃ اللہ علیہا) تھیں۔ ان کا لقب امۃ الجبار تھا۔ آپ کی پیدائش یکم رمضان ۴۷۰ھ بمطابق ۱۷ ر مارچ ۱۰۷۸ء میں ایران کے صوبہ کرمانشاہ کے مغربی شہر گیلان میں ہوئی، جس کو کیلان بھی کہا جاتا ہے۔ حضرت غوث اعظم کا مولد مبارک اکثر روایات کے مطابق قصبہ نیف علاقہ گیلان بلاد فارس ہے۔ عربی میں گیلان کے "گ" کو بدل کر جیلان لکھا جاتا ہے۔

حضرت غوث اعظم نے بھی قصیدہ غوثیہ میں اپنے آپ کو جیلی فرمایا ہے۔ فرماتے ہیں انا الجیلی محی الدین اسمی واعلامی علی راس الجبال حضرت سیدنا غوث الاعظم شیخ عبدالقادر جیلانی کی ولادت گیارہ ربیع الثانی ۴۷۰ھ کو سادات حسنی وحسینی کے ایک خاندان میں ہوئی اور بغداد شریف میں گیارہ ربیع الاول ۵۶۱ھ کو ۹۱ رسال کی عمر پاکر واصل بحق ہوئے سیدنا غوث اعظم مادر زاد ولی تھے۔ شب ولادت کی صبح رمضان المبارک کی سعادتوں اور برکتوں کو اپنے جلو میں لئے ہوئے تھی، گویا یکم رمضان المبارک اس دنیائے رنگ وبو میں آپ کی آمد کا پہلا دن تھا۔ حضرت نے روز اول ہی روزہ رکھ کر ثابت کر دیا کہ آپ جن صلاحیتوں سے بہرہ مند تھے ان کی سعادت کسبی نہیں وہبی تھی۔ پورے رمضان شریف میں یہ حالت رہی کہ دن بھر دودھ نہیں پیتے تھے۔ جس وقت افطار کا وقت ہوتا دودھ لے لیتے۔

سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ نے عمر بھر دینی علوم کی ترویج واشاعت کا بھرپور کام کیا۔ آپ علم کو اپنے مرتبہ کی بلندی کا راز گردانتے۔ فرماتے ہیں: درست العلم حتی صرت قطبا و نلت السعد من مولی الموالی میں علم پڑھتے پڑھتے قطبیت کے اعلیٰ مقام پر فائز ہو گیا اور تائید ایزدی سے میں نے ابدی سعادت کو پالیا، آپ کی پوری زندگی اپنے جدِّ کریم ﷺ کے فرمان تعلموا العلم وعلموا الناس۔ علم پڑھو اور لوگوں کو پڑھاؤ سے عبارت تھی۔ تصوف وولایت کے مرتبہ عظمیٰ پر فائز ہونے اور خلق خدا کی اصلاح وتربیت کی مشغولیت کے باوجود آپ نے درس وتدریس اور کار افتا سے پہلوتہی نہ کی، آپ تیرہ مختلف علوم کا درس دیتے اور اس کے لئے باقاعدہ وقت مقرر تھا۔ اگلے اور پچھلے پہر تفسیر، حدیث، فقہ، مذاہب اربعہ، اصول اور نحو کے اسباق ہوتے، ظہر کے بعد تجوید وقرات کے ساتھ قرآن کریم کی تعلیم ہوتی، مزید برآں افتا کی مشغولیت تھی۔

سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ نے تمام زندگی اپنے نانا جان حضور سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ کی اتباع اور پیروی میں بسر کی سچ یہ ہے کہ آپ کی ذات بابرکات شریعت وطریقت کی مجمع البحرین تھی۔

سرکار غوثیت مآب رضی اللہ عنہ نے ظاہری وباطنی علوم کی تکمیل کے بعد درس وتدریس اور وعظ وارشاد کی مسند کو زینت بخشی۔ آپ کی مجلس میں ستر ستر ہزار افراد کا مجمع ہوتا۔ ہفتہ میں تین بار، جمعہ کی صبح، منگل کی شام اور اتوار کی صبح کو وعظ فرماتے، جس میں زندگی کے تمام شعبوں سے تعلق رکھنے والے لوگ شرکت کرتے۔ بادشاہ، وزراء اور اعیان مملکت نیاز مندانہ حاضر ہوتے۔ علماء وفقہا کا جم غفیر ہوتا۔ بیک وقت چار چار سو علما قلم ودوات لے کر آپ کے ارشادات عالیہ قلم بند کرتے۔

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رضی اللہ عنہ رقمطراز ہیں: حضرت شیخ کی کوئی محفل ایسی نہ ہوتی جس میں یہودی، عیسائی اور دیگر غیر مسلم آپ کے دست مبارک پر اسلام سے مشرف نہ ہوتے ہوں اور جرائم پیشہ، بدکردار، ڈاکو، بدعتی، بدمذہب اور فاسد عقائد رکھنے والے تائب نہ ہوتے ہوں۔ آپ کے مواعظ حسنہ توحید، قضا وقدر، توکل، عمل صالح، تقویٰ وطہارت، ورع، جہاد، توبہ، استغفار، اخلاص، خوف ورجاء، شکر، تواضع، صدق وراستی، زہد واستغنا، صبر ورضا، مجاہدہ، اتباع شریعت کی تعلیمات اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے آئینہ دار ہوتے۔



میلاد مصطفیٰ ﷺ

ہم اہلسنت ہرسال محبت رسول میں میلاد رسول مناتے ہیں۔ اور اس لئے بھی کہ عید میلاد النبی ﷺ منانے کے بے شمار فائدے ہیں۔ نیز اللہ پاک اپنے فضل و کرم پر خوشیاں منانے کا حکم بھی فرمایا ہے جیسا کہ قرآن پاک سورہ یونس آیت نمبر ۵۸ میں ارشاد فرماتا ہے ترجمہ کنزالایمان: تم فرماؤ اللہ ہی کے فضل اور اس کی رحمت اور اِسی پر چاہیے کہ خوشی کریں۔ وہ ان کے سب دھن دولت سے بہتر ہے۔

فضل و رحمت خداوندی پر خوشی منانے کا خود قرآن کریم حکم دے رہا ہے اور کیا رحمت عالم ﷺ سے بڑھ کر بھی کوئی اللہ پاک کی رحمت ہے دیکھیے مقدس قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے" اور ہم نے تمہیں نہ بھیجا مگر رحمت سارے جہان کے لیے" ۔(سورہ انبیاء)۔

میلاد کی برکت اور ابولہب:

ابولہب مرگیا تو اس کے بعد گھر والوں نے اسے خواب میں برے حال میں دیکھا پوچھا مرنے کے بعد کیا ملا؟ بولا تم سے جدا ہو کر یعنی مر کر مجھے کوئی بھلائی نصیب نہ ہوئی۔ پھر اپنے انگوٹھے کے نیچے موجود سوراخ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہنے لگا سوائے اس کے کہ اس میں سے مجھے پانی پلا دیا جاتا ہے کیونکہ میں نے ثُوَیبہ لونڈی کو آزاد کیا تھا۔ (مُصَنَّف عبدالرزاق ج ۹ ص ۹ / عمدۃ القاری ج ۱۴ / ص ۴۴)۔

حضرت علامہ بدرالدین عینی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس اشارے کا مطلب یہ ہے کہ مجھے تھوڑا سا پانی دیا جاتا ہے۔ (عمدۃ القاری ایضا) حضرت شیخ عبدالحق محدّث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اس روایت کے تعلق سے فرماتے ہیں اس حکایت میں میلاد شریف منانے والوں کے لیے بڑی دلیل ہے جو تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شب ولادت میں خوشیاں مناتے اور مال خرچ کرتے ہیں یعنی ابولہب جو کہ کافر تھا جب وہ تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت کی خبر پا کر خوش ہونے اور اپنی لونڈی ثُوَیبہ کو دودھ پلانے کی خاطر آزاد کرنے پر بدلہ دیا گیا تو اس مسلمان کا کیا حال ہوگا جو محبت وہ خوشی سے بھرا ہوا ہے اور مال خرچ کر رہا ہے لیکن یہ ضروری ہے کہ محفل میلاد شریف آلات موسیقی وغیرہ سے پاک ہو۔ (مدارج النبوت جلد ۲ صفحہ نمبر ۱۹)

شب ولادت شب قدر سے افضل ہے حضرت سیدنا شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں بے شک اللہ کے آخری نبی ﷺ کی ولادت شب قدر سے بھی افضل ہے کیونکہ شب ولادت سرکار مدینہ ﷺ کے اس دنیا میں جلوہ گر ہونے یعنی آنے کی رات ہے جبکہ لیلۃ القدر سرکار مدینہ ﷺ کو عطا کردہ شب ہے اور جو رات اللہ پاک کے پیارے نبی ﷺ کی ولادت کی وجہ سے عزت والی بنی ہو وہ اس رات سے زیادہ عزت و احترام والی ہے جس نے فرشتوں کے اترنے کی وجہ سے عزت پائی ہے (ما ثَبَتَ بالسُنۃ ص ۱۰۰) یقیناً ۱۲ ربیع الاول مسلمانوں کے لئے عیدوں کی بھی عید ہے یقیناً نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جہاں میں شاہ بحر و بر یعنی زمین اور سمندر کے بادشاہ بن کر جلوہ گر یعنی ظاہر نہ ہوتے تو کوئی عید عید ہوتی نہ کوئی شب برات بلکہ کون و مکاں یعنی دنیا کی ساری رونق اور شان اس جان جہاں رحمت عالمیان صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں کی دھول کا صدقہ ہے۔

سرکار اعلی حضرت امام اہلسنت امام احمد رضا خان علیہ الرحمۃ والرضوان فرماتے ہیں۔

وہ جو نہ تھے تو کچھ نہ تھا وہ جو نہ ہوں تو کچھ نہ ہو
جان ہیں وہ جہان کی جان ہے تو جہان ہے
(حدائق بخشش)

میلاد منانا میرا یہ عمل کبھی بیکار نہ جائے گا۔ محقق علی الاطلاق حضرت عبدالحق محدث دہلوی رحمت اللہ علیہ اپنی مشہور زمانہ کتاب اخبار الاخیار میں فرماتے ہیں اے اللہ میرا کوئی عمل ایسا نہیں ہے جسے آپ کے دربار میں پیش کرنے کے لائق سمجھوں میرے تمام اعمال میں فساد نیت موجود رہتی ہے البتہ مجھ حقیر فقیر کا ایک عمل صرف تیری ذات پاک کی عنایت کی وجہ سے بہت شاندار ہے اور وہ یہ ہے کہ مجلس میلاد پاک کے موقع پر میں کھڑے ہو کر سلام پڑھتا ہوں اور نہایت ہی عاجزی و انکساری محبت و خلوص کے ساتھ تیرے حبیب پاک صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتا ہوں۔ اے اللہ! وہ کونسا مقام ہے جہاں میلاد پاک سے زیادہ تیری خیر و برکت کا نزول ہوتا ہو ہے؟ اس لئے اے ارحم الراحمین مجھے پکا یقین ہے کہ میرا یہ عمل کبھی بیکار نہ جائے گا بلکہ یقینا تیری بارگاہ میں قبول ہوگا اور جو کوئی درود و سلام پڑھے اور اس کے ذریعے دعا کرے وہ کبھی مسترد نہیں ہو سکتی۔ (اخبار الاخیار صفحہ ۶۲۴ / یہ کتاب فارسی میں ہے اس کا مذکورہ ترجمہ دیوبندیوں نے کیا ہے، (مُترجم مولانا سُبحان محمود مولانا محمد فاضل دیوبندی)

تذکرہ مجدد اعظم اعلیٰ حضرت امام احمد رضاؒ



اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان فاضل بریلوی علیہ الرحمہ کی ذات ایک ممتاز شناخت کی حامل ہے، یہی وجہ ہے کہ علمائے کرام و مشائخ عظام نے مجدد دین و ملت مانا ہے۔ مجدد دین و ملت عظیم البرکت اعلیٰ حضرت الشاہ امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی قدس سرہٗ جہاں بہت ساری خوبیوں اور ایک عظیم محقق مجدد کی حیثیت سے مشہور و ممتاز ہیں، وہیں ایک عاشق رسول ہونے کے اعتبار سے بھی آپ ممتاز و منفرد نظر آتے ہیں، ان کی یہ خوبی تمام خوبیوں پر بھاری اور سب سے نمایاں ہے اسی وصف کی بدولت انہیں شہرت و بلندی اور آفاقی مقبولیت ملی ہے اور حقیقت بھی یہی ہے کہ انہوں نے جو بھی لکھا وہ عشق رسالت ﷺ کے سانچے میں ڈھل کر لکھا۔ تفسیر و حدیث لکھیں یا فقہ و فتویٰ لکھے منطق و فلسفہ، نحو و صرف پر کچھ لکھا یا ریاضی لکھی ہر ایک میں انہوں نے عشق نبی ﷺ کا رنگ جمال اور حسن محبوب کا جلوہ بھر دیا۔

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی کا پیدائشی نام محمد رکھا گیا اور تاریخی نام المختار ہے لیکن آپ کے دادا حضرت مولانا رضا علی خان نے آپ کو احمد رضا کہہ کر پکارا آپ اسی نام سے مشہور زمانہ ہوئے بعد میں آپ نے پھر عبدالمصطفیٰ کا اضافہ فرمایا آپ شہر بریلی میں ۱۰ / شوال ۱۲۷۲ھ مطابق ۱۴ / جون ۱۸۵۶ء کو شنبہ کے دن ظہر کے وقت پیدا ہوئے آپ نے چار سال کی عمر میں قرآن مجید ناظرہ مکمل کیا اور چھ سال کی عمر میں منبر رسول پر رونق افروز ہو کر مجمع عام سے خطاب فرمایا اردو فارسی پڑھنے کے بعد آپ نے اپنے والد ماجد حضرت مولانا نقی علی خان رحمۃ اللہ علیہ سے عربی زبان میں دین کی اعلی تعلیم حاصل کی اور تیرہ برس دس مہینے کی عمر میں ایک دقاق عالم و فاضل ہو گئے ۱۴ / شعبان المعظم ۱۲۸۶ھ مطابق ۱۹ / نومبر ۱۸۶۹ء کو آپ کو عالم دین ہونے کی سند عطا کی گئی اور اسی دن والد ماجد نے آپکے علمی کمال اور پختگی کو دیکھ کر فتویٰ نویسی کی خدمت آپ کو سپرد کر دی جسے آپ نے ۱۳۴۰ھ مطابق ۱۹۲۱ء تک یعنی اپنے وصال کے وقت تک جاری رکھا۔ ۵ / جمادی الاخری ۱۲۹۴ھ مطابق ۱۷ / جون ۱۸۷۷ء کو آپ حضور مولانا سید آل رسول مارہروی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرید ہوئے اور حضرت مرشد سے باطنی تعلیم حاصل فرمائی، آپ نے ہوش سنبھالنے کے بعد اپنی ساری زندگی اسلام کی خدمت اور سنیت اشاعت میں صرف فرمائی تقریباً ایک ہزار سے زائد کتابیں لکھیں۔

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان قدس سرہ العزیز نے فتاویٰ رضویہ کے کتاب الطہارۃ کے باب التیمم میں ایک نادر فتویٰ تحریر فرمایا، جس میں آپ نے ایک سو اکاسی (۱۸۱) ایسی چیزوں کے نام گنوائے ہیں، جن سے تیمم کیا جا سکتا ہے اس میں ۷۴ منصوصات (یعنی وہ مسائل و احکام جنھیں فقہا متقدمین نے بیان فرما دیا) اور ۱۰۷ / مزیدات (یعنی وہ مسائل و احکام جنہیں آپ نے اپنے اجتہاد و استنباط سے بیان فرمایا) ہیں۔ اور پھر ایک سو تیس (۱۳۰) ایسی اشیا کے نام تحریر کیے ہیں، جن سے تیمم کرنا جائز نہیں ہے، ان میں ۵۸ منصوصات اور ۷۲ / زیادات ہیں۔ اسی طرح امام احمد رضا خان بریلوی نور اللہ مرقدہ نے وضو کے لئے پانی کی اقسام پر بحث کرتے ہوئے ایسے پانی کی ایک سو ساٹھ (۱۶۰) قسمیں بیان کی ہیں، جس سے وضو کرنا جائز ہے اور وہ پانی جس سے وضو جائز نہیں، اس کی ایک سو چھیالیس (۱۴۶) اقسام بیان فرمائی ہیں اور اسی طرح پانی کے استعمال سے عجز کی ایک سو پچھتر (۱۷۵) صورتیں بیان فرمائی ہیں۔ یہ صرف یہ دو مثالیں آپ کے سامنے اختصار و اجمال کے ساتھ پیش کی ہیں، ورنہ فتاویٰ رضویہ کے جہازی سائز بارہ ضخیم جلدیں اس قسم کی تحقیقاتِ نادرہ و عجیبہ سے لبریز پڑی ہیں اور جن کا مطالعہ کرنے کے بعد انسان بے ساختہ پکار اٹھتا ہے کہ اعلیٰ حضرت کے قلب و دماغ میں سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کی سی مجتہدانہ ذہانت و بصیرت ہے۔ اس پر مستزاد، فنافی الرسول کا عالم یہ تھا ایک جگہ لکھتے ہیں کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم دنیا کی جان ہیں مگر تاہم امام احمد رضا کے عشق رسول نے کہا نہیں نہیں صرف دنیا کی جان نہیں بلکہ حضور کی ذات مبارکہ تو ایمان کی بھی جان ہے۔

اللہ کی سر تابقدم شان ہیں یہ — ان سا نہیں انسان وہ انسان ہیں یہ
قرآن تو ایمان بتاتا ہے انھیں — ایمان یہ کہتا ہے مری جان ہیں یہ

آپ نے ۵۶ / سالہ زندگی میں دنیائے انسانیت کو عشق رسول کا پیغام دے گئے۔ بروز جمعہ ۲۵ / صفر المظفر ۱۳۴۰ھ مطابق ۱۹۲۱ء کو دو بج کر اڑتیس منٹ ۲ / بجکر ۳۸ / منٹ پر عین اذان جمعہ کے وقت حی علی الفلاح کا نغمہ جانفزا سن کر داعی اجل کو گویا یہ کہتے ہوئے رخصت ہوئے۔

تذکرہ مفکر ملت

اسم گرامی : سید حسن مثنی انور تخلص، انور

ولادت : ۲۷ / جولائی ۱۹۳۱ء بمقام کچھوچھہ مقدسہ ضلع فیض آباد موجودہ امبیڈکر نگر۔

والد گرامی : سید المحدثین مخدوم الملت محدث اعظم ہند سید محمد حضور محدث اعظم ہند

والدہ ماجدہ : حضرت سیدہ فاطمہ بنت سلطان الواعظین سید احمد اشرف اشرفی جیلانی۔

جد امجد : حکیم الاسلام حضرت علامہ مولانا حکیم سید نذر اشرف اشرفی جیلانی۔

سلسلہ نسب : ۲۶ / رواسطوں سے حضور غوث اعظم سے جا ملتا ہے۔ ۳۷ / رواسطوں سے نسب عالی حضور اکرم رسول اللہ ﷺ تک پہنچتا ہے۔

پیر و مرشد : مخدوم المشائخ علامہ سید شاہ مختار اشرف نور اللہ مرقدہ سجادہ نشین سرکار کلاں

ابتدائی تعلیم : پارہ عم کی تکمیل مخدومہ والدہ ماجدہ سے اور ناظرہ قرآن کی تکمیل حافظ درگاہی مرحوم سے، ابتدائی مکتب کی تعلیم حضرت سید حبیب اشرف علیہ الرحمہ ے۔ استاذ گرامی حضرت سید حبیب اشرف آپ حضرت حکیم نذر اشرف کے طریق تدریس پر گامزن رہے، عبارتوں کو رٹنے اور ذہن میں محفوظ کرنے پر خصوصی توجہ دیتے رہے اسی لئے خاندان اشرفیہ کے باوقار مدرس کا مقام آپ کو حاصل ہے۔ پرائمری اسکول کچھوچھہ میں داخلہ ۱۹۳۶ء: اعلیٰ حضرت اشرفی میاں کا وصال ۱۹۶۳ء میں حضرت مفکر ملت کو حضور اشرفی میاں کے جنازے کو خادم کے سہارے کاندھا دینے کی سعادت حاصل تھی۔

علیگڑھ میں : اپنے باباداداسے دینی، روحانی، اخلاقی و علمی تربیت و ہدایت آپ ہی کے حصہ میں آئی، خاندان اشرفیہ کے آپ ہی پہلے فرد ہیں جنھیں حضور محدث اعظم نے اعلیٰ عصری تعلیم کیلئے مسلم یونیورسٹی علی گڑھ بھیجا ۱۹۴۹ء میں علی گڑھ مسلم یونیورسٹی میں داخلہ لیا، انٹرمیڈیٹ، بی اے اور ۱۹۵۹ء میں ایم اے کیا۔

اولاد و امجاد : مفکر ملت کے پانچ صاجزادے اور ایک صاجزادی ہیں۔ الحمد للہ: سب فیملی والے ہیں اور والدین کی دعاؤں کے سائے میں ترقی و عروج کی منزلیں طے کرتے جا رہے ہیں ان سے کے اسمائے گرامی درج ذیل ہیں۔ اشرف الشعرا سید خالد انور، ۲۔ خطیب اعظم علامہ سید مکی راشد ۳۔ جناب سید فاخر اشرف ۴۔ جناب سید شاہد انور ۵۔ مولانا سید احمد رضا کچھوچھوی صاجزای سیدہ انیسہ فاطمہ (متوطن کراچی)

مفکر ملت کے نصیبے کی بلندی ملاحظہ ہو کہ والدہ مخدومہ اور مرشد برحق کی ہدایت و خلافت پر مشیخت کی راہ اپنائی ہوا و ہوس سے دور نفور، طمانیت قلبی کیساتھ رشد و ہدایت کا روحانی سلسلہ جاری فرمایا مگر مریدین کو ذاتی جاگیر کبھی نہ سمجھا، متوسلین کے دل و دماغ اور ذہن و فکر پر کبھی پہرا نہیں بٹھایا۔ جن لوگوں کو مفکر ملت سے شرف ملاقات ہے انہیں بخوبی اندازہ ہوگا کہ خود پسندی و خود پرستی اور جاہ و منصب سے بلند و بالا فطرت عطا ہوئی تھی آپ کی طبیعت میں ضد و انا کی جگہ بے نیازی اور فقر و درویشی کی جھلک ہمیشہ نظر آتی تھی اور یہی اسلاف کی امانت ہے خود آپ کے چھوٹے بھائی نے بھی آپ کی بزرگانہ حیثیت کے پیش نظر بقیۃ السلف ذالمجد والکرم سے یاد فرمایا۔

وصال : ۲۱ / شوال المکرم ۱۴۳۵ھ مطابق ۱۷ / اگست ۲۰۱۴ء

تجلیات خطیب اعظم

حضرت علامہ سید محمد راشد مکی کچھوچھوی خانوادہ اشرفیہ میں بانی سلسلہ اشرفیہ حضرت سلطان سید مخدوم اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہ سے لے کر اب تک ایسی باوقار ہستیاں وجود میں آئیں جو اپنے وقت کے اولیا میں شمار ہوتے ہیں جنہوں نے اپنی پوری زندگی دین محمدی اور خدمت خلق کے لیے وقف کر دی ہیں عشق مصطفی میں سرشار ہو کر ایک اعلیٰ معیار قائم کئے ہیں جو ہمارے کے لئے آج بھی مشعل راہ ہیں۔ انہیں برگزیدہ بندوں میں حضرت سید محمد حضور محدث اعظم ہند علیہ الرحمہ کا شمار بھی ہوتا ہے۔ خانوادہ اشرفیہ میں خاندان حضور محدث اعظم نے خدمت دین کو اپنا مقصد حیات بنا لیا ہے آج کے پرفتن دور میں بھی آخری سانس تک اس مقصد کے حصول کے لیے کوشاں ہیں۔

شہزادہ غوث اعظم نبیرہ محدث اعظم ہند حضرت علامہ سید محمد مکی راشد اشرفی جیلانی جانشین حضور مفکر ملت منفرد المثال شخصیت کے مالک ہیں جو کسی تعارف کے محتاج نہیں دورِ حاضر میں آپ نے دین وسُنیت کی خدمات کو اپنا شیوہ بنا لیا ہے آپ کو مخدوم المشائخ حضرت سیدنا مختار اشرف رحمۃ اللہ علیہ سے شرف بیعت اور خلافت و اجازت حاصل ہے۔

حضرت علامہ مفتی سید محمد راشد مکی اشرفی جیلانی اپنے دادا حضور محدث اعظم ہند اور والد گرامی حضور مفکر ملت کے نقش قدم پر چلتے ہوئے عاشقان رسول کو دامن اشرف میں لے کر مخدومی کرم نچھاور کر رہے ہیں، آپ حضور محدث اعظم ہند کے نور نظر، حضرت مفکر ملت کے چہیتے فرزندوں میں شمار ہوتے ہیں۔ ملک ہندوستان اور بیرون ملک میں حضرت کے چاہنے والوں مریدین، معتقدین اور متوسلین کی ایک خاصی تعداد ہے جو خانوادہ اشرفیہ سے جڑے ہوئے ہیں صوبہ کرناٹک میں حضرت نے شہر بلگام پر خصوصی توجہ فرمائی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آپ کے چاہنے والے آپ کے دامن سے وابستہ ہو کر ایک عظیم الشان کارنامہ انجام دیا ہے جسکی ایک کڑی کا نام "خطیب اعظم فاؤنڈ یشن" ہے جو خدمت خلق میں مصروف عمل ہیں اور تمام مریدین، معتقدین اور متوسلین سلسلہ اشرفیہ سے فیضیاب ہو رہے ہیں گلشن حضور محدث اعظم ہند میں ایک سے بڑھکر ایک آفتاب و ماہتاب بن کر چمکے جن میں حضرت علامہ سید محمد راشد مکی "شبیہ محدث اعظم ہند" بن کر اپنی وعظ و نصیحت سے امت کو فیضیاب کر رہے ہیں جس طرح حضور محدث اعظم ہند سواد اعظم اہل سنت و جماعت کے حکم بالاتفاق تھے آپ اسی کے عکس جمیل اور پرتو بنکر اس دور اختلاف میں اہل سنت کے امین و پاسبان نیز بلا اختلاف مشرب آپ اہل سنت کی متفقہ شخصیت کے مالک ہیں۔

اللہ پاک حضور خطیب اعظم مدظلہ النورانی کو صحت و عافیت کے ساتھ عمر میں بے پناہ برکتیں عطا فرمائے اور ان کے فیضان سے ہم تمام مریدین و معتقدین کو مالا مال فرمائے آمین بجاہ اشرف الانبیاء والمرسلین ﷺ

تذکرہ صوفی دوراں

قوم وملت و دین، سنیت، رہبری و ہدایت کیلئے نبیرہ محدث اعظم ہند شیخ طریقت صوفی دوراں حضرت علامہ سید محمد جیلانی اشرفی کچھوچھوی نے تعلیمات و ہدایات، تصوف، اخلاقی و روحانی ورثے کی حفاظت و اشاعت کی غرض سے ہمہ جہت و ہمہ گیر خدمات سے عاشقان رسول کو سیراب کیا ہے تعلیمی محاذ پر صحافتی، اخلاقی اور روحانی رشد و ہدایات کے لئے بے پایاں خدمات انجام دے رہے ہیں۔ شیخ طریقت کا اکثر یہ جملہ اپنے لب پر ہوتا ہے، اندھیروں کو کوستے رہنے سے بہتر ہے کہ ایک چراغ روشن کر دیا جائے، حضرت سید محمد جیلانی اشرف اشرفی جیلانی ۱۹۷۴ء سے ۱۹۸۷ء تک انڈیا کے مشہور و مؤقر جریدہ ماہنامہ "المیزان" کی محکم ادارت سنبھالی، ماہنامہ المیزان صرف ایک رسالہ نہیں بلکہ سواد اعظم کے دل کی دھڑکن، ایک تحریک اور انقلابی آرگن، صالح افکار اور صحت مند نظریات کا نقیب، باطل قوتوں کے لیے اشدّاء علی الکفار اور اپنوں کی تکریم میں رُحَماءُ بینھُم کی تفسیر تھا۔

آپ کو مخدوم المشائخ علامہ مولانا سید شاہ محمد مختار اشرف اشرفی جیلانی سرکار کلاں کچھوچھوی رضی اللہ عنہ سے شرف بیعت اور خلافت و اجازت حاصل ہے۔ جس کے ذریعے شریعت و طریقت سے مربوط تربیت و ہدایت کا وسیع ترین حلقہ فروغ پا رہا ہے، بقول شیخ طریقت "اندھیرے کو کوستے رہنے سے بہتر ہے ایک چراغ روشن کر دیا جائے" اس روشن چراغ کے نام ہیں، "اسپرچول فاؤنڈیشن اور جامعہ صوفیہ" اور وہ عظیم صوفی یونیورسٹی جامعہ صوفیہ درگاہ کچھوچھہ مقدسہ کے قرب میں قائم ہے جس کے ذریعے ملک و بیرون ملک کے طلبہ فیضیاب ہو رہے ہیں، نیز تصنیفات و مقالات، عوامی جلسوں و مظاہرات اور سیمینار کے ذریعے عوام اور میڈیا کو یہ واضح کرنے کی جدو جہد کی کہ دہشت گردی اور تشدد کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ وقت کی پکار تھی کے عوام کو ایسے متحد کیا جائے جہاں ان کا عقیدہ وثقافت اور شناخت برقرار رہے۔ حضرت شیخ طریقت کی ذات، ستودہ صفات محتاج تعارف نہیں۔ آپ علم تصوف کے بھی عالم ہیں اور صاحب تصانیف کثیرہ بھی ہیں۔ اسلام سیاست اور روحانیت پر مشتمل کتابیں تصنیف کی ہیں اور ساتھ ہی ساتھ کئی رسالوں کے مدیر بھی رہ چکے ہیں۔ آپ کی سب سے مشہور و نمایاں تصنیف کشف القلوب ہے جو سات جلدوں پر مشتمل اور تصوف پر انسائیکلو پیڈیا کی حیثیت رکھتی ہے اور ہر جلد تقریباً ہزار صفحات پر مشتمل ہے جن میں تقریبا چھ جلدیں چھپ چکی ہیں۔

(۱) عبادات (۲) معاملات (۳) مہلکات (۴) منجیات (۵) معمولات صوفیا (۶) تاریخ تصوف (۷) تذکرہ صوفیا۔ شیخ طریقت کو ملک اور بیرون ملک مسلسل روحانی سفر پر جسمانی تھکان آتی ہے تو اپنے دادا محترم محدث اعظم ہند علیہ الرحمہ کے اس شعر سے سکون حاصل کرتے ہیں کہ جسم اگرچہ تھک گیا روح کا زور بڑھ گیا راہ تلاش یار کی ماندگی، ماندگی نہیں آئیے ہم اس روحانی و عرفانی سرمایہ کے لئے بارگاہ رب لم یزل میں دعا کریں کہ پروردگار عالم اپنے حبیب پاک ﷺ کے صدقے میں حضرت کا سایہ ہم تمام غلاموں کے سروں پر تادیر قائم و دائم فرمائے اور مخدومی فیضان سے ہم تمام کو مالا مال فرمائے۔ آمین بجاہ اشرف الانبیا والمرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔